بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگست ۱۹۶۴

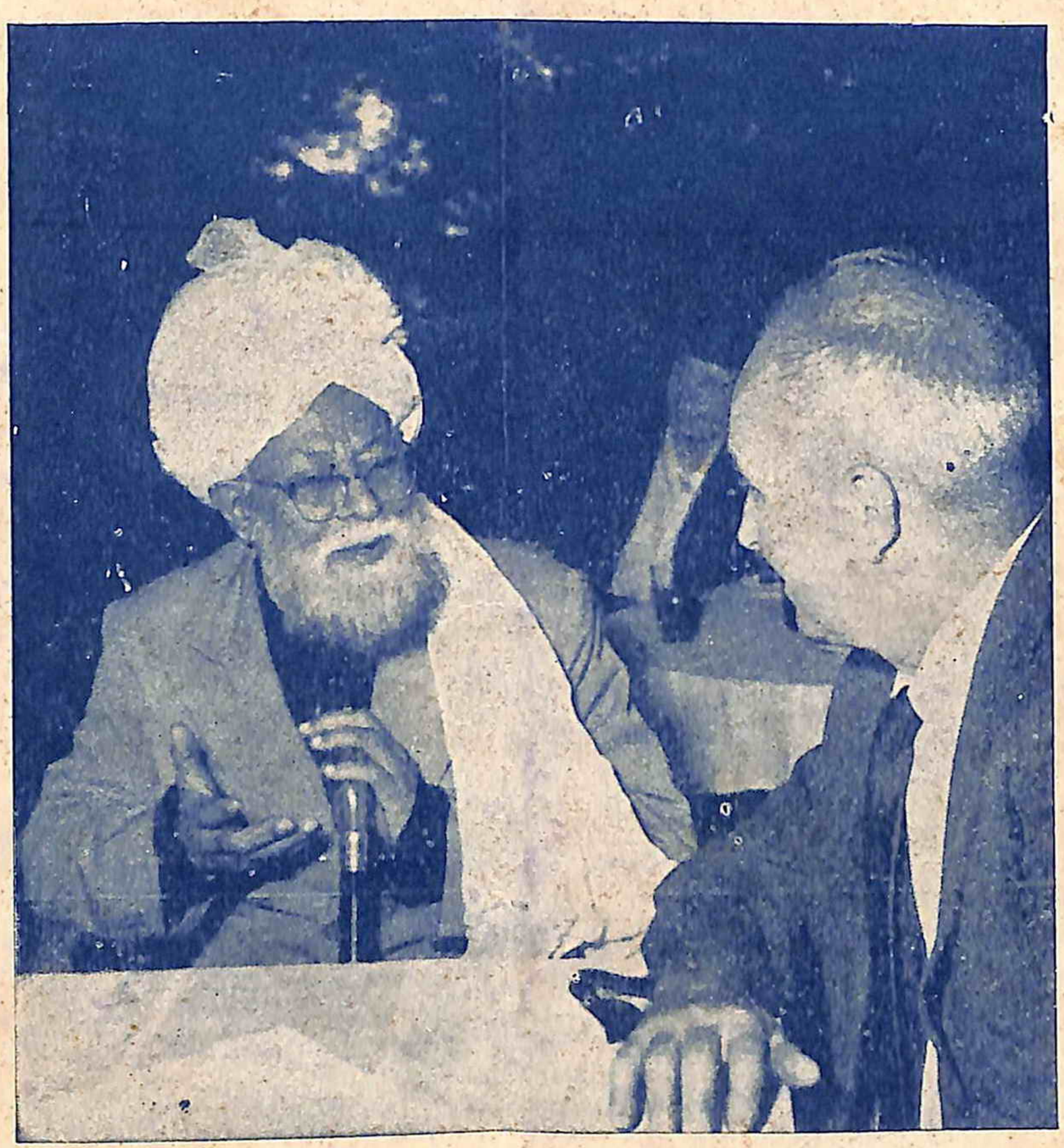

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سوئٹزرلینڈ
میں ایک احمدی سوس دوست مسٹر مبارک احمد فیری کے ساتھ
مصروف گفتگو ہیں۔ (دوران سفر یورپ ۱۹۵۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

۱۵ اگست ۱۹۶۴ء ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۵ ظہور ۱۳۴۳ہش

ساتواں سال

پندرہواں پرچہ

ایڈیٹر:- شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر:- منصور احمد عمر

ٹیلیفون:- ۴۸

طابع و ناشر:- سید عبدالباسط

مطبوعہ:- ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۱۲۸

خوشنویس:- حمید الدین

اِس شمارہ میں

مطبوعات

- بچوں سے چند باتیں
- اللہ و رسول ﷺ کی باتیں
- ترانہ
- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیش قیمت نصیحتیں
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز واقعہ
- سیدنا حضرت بلال بن رباح رضؓ
- انعامی تحریری مقابلہ
- بچہ کشمیر
- برسات (نظم)
- تین سو روپے
- مسکراہٹیں
- دنیائے احمدیت کی خبریں
- کہانیاں
- مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی قابلِ قدر مساعی۔
- بھائی جان کی ڈاک
- محفلِ تشحیذ
- قلمی دوستی
- احمدی بچوں کی خدمت میں
- اطفال الاحمدیہ کے امتحانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

آنا تھا جسے وہ آچکا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا منظوم کلام

اب رہبرِ راہِ کوئے دلبر — واللہ غلامِ مصطفیٰؐ ہے
کس راہ سے ابنِ مریمؑ آئے — مدّت ہوئی وہ تو مر چکا ہے
اب اور کا انتظار چھوڑو — آنا تھا جسے وہ آچکا ہے
جس کو کیا ہے خدا نے مامور — اس سے بھلا تم کو کیا گِلہ ہے
کیوں بھولے ہو دوستو اِدھر آؤ — اِک مردِ خدا پکارتا ہے
باز آؤ شرارتوں سے اپنی — کچھ تم میں اگر بُوئے وفا ہے
ورنہ ابھی غافلو تمہارے — آئے گا وہ آگے جو کیا ہے
اے قومِ خدا کے واسطے تُو — بتلا کہ جو تیرا مدّعا ہے
حق نے جسے کر دیا ہے مامور — تسلیم میں اس کی عذر کیا ہے
محمودؐ خدائے لم یزل سے — ہر وقت یہی مری دُعا ہے
اس شخص کو شاد رکھے ہر دم — جو دینِ قویم پر فدا ہے

اور اس کو نکالے ظلمتوں سے
جو شرک میں کُفر میں پھنسا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں سے

چند باتیں

★ موسمِ گرما کی تعطیلات کا اب آخری حصّہ گذر رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے بچّے احمدی بچّوں کے شایانِ شان ان ایّام کو گذار رہے ہوں گے۔ اور جب تعطیلات ختم ہوں گی تو وہ دینی و دنیوی۔ علمی اور اخلاقی۔ روحانی اور جسمانی۔ غرض ہر لحاظ سے اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی اور ترقی محسوس کریں گے۔

★ انعامی تحریری مقابلہ بچّوں کے فائدہ اور انکی دلچسپی کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ کافی عرصہ تک تو بچّے اس میں بہت ہی شوق سے حصّہ لیتے رہے ہیں لیکن اب — جیسا کہ ہم نے گذشتہ پرچے میں بھی لکھا تھا یہ دلچسپی اور شوق بہت کم ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس ماہ بھی یہی کیفیّت رہی ہے جو قابلِ افسوس ہے۔ بچّے اپنے خطوط میں یہ تو لکھتے ہیں کہ یہ کالم ضرور جاری رکھا جائے لیکن ان کا عمل ان کی اس خواہش کے مطابق نہیں ہے۔ کیا بچّے بتائیں گے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

★ آئندہ ماہ کے لئے ہم انعامی تحریری مقابلہ کا موضوع یہ مقرر کرتے ہیں:-

دلچسپ اور ناقابلِ فراموش واقعات

اس موضوع کے ماتحت بچّے ہر ایسا دلچسپ واقعہ لکھ سکتے ہیں جس نے انہیں بہت متاثر کیا ہو خواہ وہ ان کی اپنی زندگی سے تعلق رکھتا ہو یا کسی سے انہوں نے سُنا ہو یا پڑھا ہو لیکن یہ واقعات دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ سبق آموز ضرور ہونے چاہئیں۔ کیا ہم امید رکھیں اس دفعہ بچّے اس مقابلہ میں نمایاں دلچسپی لیں گے؟

★ گذشتہ ماہ ٹائٹل کے آخری صفحہ پر پریس کی غفلت سے ایک فروگذاشت ہو گئی تھی جس کی طرف خطوط کے کالم میں ایک صاحب نے توجہ بھی دلائی ہے۔ یعنی تصاویر کے نیچے لکھی ہوئی عبارتیں اُلٹ لکھ دی گئیں۔ ہم اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہیں۔

★ آخر میں ہم بچّوں کو پھر یاددہانی کراتے ہیں کہ وہ تشحیذ کے خریدار بڑھانے کے لئے خاص کوشش کریں تاکہ جونہی تین سَو نئے خریدار مہیّا ہو جائیں ہم حسبِ وعدہ تشحیذ کے صفحات میں اضافہ کرنے کا انتظام کریں۔

★ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ کی باتیں

ہر کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ:- میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنیوالا اور نہایت مہربان ہے۔

تشریح:- یہ قرآن شریف کی پہلی آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو یہ بتایا ہے کہ ہر کام اللہ کا نام لے کر شروع کرو اور ہر کام کرنے سے پہلے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پڑھ لیا کرو۔ یہ اصل میں ایک دعا ہے جو بندہ اپنے خدا سے مانگتا ہے کہ "اے اللہ! میں یہ کام کرنے لگا ہوں تو اپنی رحمت سے اس میں برکت ڈال اور اس کا اچھے سے اچھا نتیجہ پیدا کر"۔ کسی قسم کا بھی چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا کام ہو اُسے بسم اللہ کہہ کر شروع کرنا چاہیئے۔ خدا کا یہی حکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی تعلیم ہے ٭

رسول اللہ کی باتیں

بازار میں کھانا

اَلْاَکْلُ فِی السُّوْقِ دَنَاءَۃٌ

ترجمہ:- بازار میں کھانا کمینہ حرکت ہے۔

تشریح:- بازار میں کھڑے کھڑے یا چلتے پھرتے کھانا پینا درحقیقت بڑی بدتہذیبی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "کمینہ حرکت" فرمایا ہے بدتہذیبی کے علاوہ یہ صحت کے لئے بھی بہت مضر ہے کیونکہ ایک تو راستے کا گرد و غبار چیزوں پر پڑتا رہتا ہے اور ایسی گرد آلودہ چیزوں کو کھانے سے دست اور پیچش وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ دوسرے بازار میں چلتے ہوئے یا کھڑے کھڑے اطمینان سے نہیں کھایا جا سکتا اور جو چیز اطمینان سے نہ کھائی جائے وہ دیر میں جزوِ بدن ہوتی ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے ٭ (شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان — تُو ہے ہمارا مان

مکرم جناب روشن دین صاحب تنویر

تُو نے ہم کو گود لیا ہے | تیرا ہم نے دُودھ پیا ہے
تُو نے سُکھ آرام دیا ہے | تُو ہے ہماری جان

تُو ہے ہمارا مان — پیارے پاکستان

تیری روٹی کھائی ہم نے | رُوح کی راحت پائی ہم نے
تجھ سے لَو لگائی ہم نے | تجھ پر ہم قُربان

تُو ہے ہمارا مان — پیارے پاکستان

تیری ہوا میں سانس لیا ہے | تیرا پانی ہم نے پیا ہے
تیری زمیں نے اناج دیا ہے | گیہوں ۔ مکّی ۔ دھان

تُو ہے ہمارا مان — پیارے پاکستان

تیرے دریاؤں کی مَوج | تیرے پہاڑوں کی یہ اوج
تیرے پرندوں کی یہ فوج | تیرے چٹیل میدان

تُو ہے ہمارا مان — پیارے پاکستان

جنگل ہرے بھرے ہیں تیرے | باغ گلوں سے بھرے ہیں تیرے
کھوٹ نہیں سب کھرے ہیں تیرے | بچّے ۔ بُوڑھے ۔ جوان

تُو ہے ہمارا مان — پیارے پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیش قیمت نصیحتیں

احمدی بچوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

آج سے ۲۷ برس قبل ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں سے خطاب کرتے ہوئے ایک بہت ہی قیمتی اور اہم تقریر فرمائی تھی۔ اس تقریر کا ایک حصہ ہم درج ذیل کرتے ہیں :-

"یہ امر اچھی طرح یاد رکھو کہ تم پر نہ صرف سکول کی ذمہ داری ہے نہ صرف انجمن کی ذمہ داری ہے نہ صرف ماں باپ کی ذمہ داری ہے بلکہ اسلام کی طرف سے بھی ایک بڑی ذمہ داری عائد ہے جیسے دشمنوں کے نرغہ سے بچانے کے لئے ایک فوج تیار کی جارہی ہے اور تم اس فوج کے سپاہی ہو۔ تم ہر طرف سے گھرے ہوئے ہوگے اور دشمنوں کے نرغہ میں ہوگے۔ ایسی حالت میں جس ہمت اور جرأت سے کام لینا ضروری ہوتا ہے اس کے لئے تمہارا ابھی سے تیار ہونا لازمی ہے۔۔۔۔ اگر ہماری آئندہ نسلوں میں اسلام اور احمدیت حقیقی طور پر داخل نہیں ہوگی اور وہ اس جنگ کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوں گی جس میں انہوں نے سارے مذاہب کو شکست دینا ہے تو وہ کس طرح اس میں فتح حاصل کرسکتی ہیں۔۔۔۔ ہمارے استادوں اور استانیوں کو چاہیئے کہ وہ لڑکوں اور لڑکیوں کو اسلام کے حقیقی سپاہی بنائیں تاکہ اخلاق اور مذہب کے ساتھ دنیا پر فتح حاصل کی جائے۔ یاد رکھو اخلاق کی فتح کے مقابلہ میں دوسری فتوحات کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ دلائل اور اخلاق بہت بڑا حربہ ہیں جن سے دنیا پر فتح حاصل کی جاسکتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ

جاھدھم بہ جھادا کبیرا

(فرقان ع)

یعنی تو اس چیز سے جہاد کر جو تجھے دی گئی ہے اور یہی جہاد اکبر ہے۔ پس قرآن کریم سے بڑھ کر اور کوئی جہاد نہیں لیکن اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے سکولوں کے بچّوں میں بھی وہ اخلاق پیدا نہیں ہوئے جو قرآن کریم کا منشاء ہے۔ ابھی تک ان میں سے پوری طرح خیانت جھوٹ فریب لڑائی چوری اور غیبت کی عادتیں نہیں گئیں۔ مثلاً کتابیں چرانے کی شکایتیں بعض اوقات سُنی جاتی ہیں اگر یہ باتیں ان میں پائی جاتی ہیں تو اس تعلیم کا کیا فائدہ۔ یہ گند تو دنیا میں پہلے بھی موجود تھا اس میں کمی کونسی کی گئی ہے۔ کتابیں پڑھا دینا یا انہیں پڑھ لینا تو کوئی چیز نہیں حقیقی شے عمل ہے۔ قرآن شریف نے اس شخص کو جو کتابیں پڑھ لیتا ہے مگر عمل نہیں کرتا گدھا کہا ہے۔ وہ کتابوں کو اپنے اوپر اٹھائے پھرتا ہے اور چونکہ وہ عمل نہیں کرتا اس لئے اس میں اور گدھے میں کوئی فرق نہیں۔۔۔۔ پس نمونہ اصل چیز ہے۔ تم خواہ کتنا وعظ کرو اگر تم چور ہو بد دیانت ہو غیبت کرنے والے ہو۔ نماز کے پابند نہیں تو تمہاری باتوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ جس وقت تم یہ کہہ رہے ہو گے کہ اسلام سچّا ہے اس میں فلاں فلاں خوبیاں پائی جاتی ہیں تو تمہارے پاس کا لڑکا جسے تم نے جھوٹ بولنا سکھایا ہو گا تمہاری باتوں پر ہنس رہا ہو گا۔ اصولی اخلاق بہت بڑا اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً دیانت ہے۔ سچائی ہے۔ محنت ہے رحم ہے۔"

(الفضل مورخہ ۲۳، ۲۵، اپریل ۳۷ء)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے

بیش قیمت اقوال

۱۔ اللہ تعالیٰ جس کام کو کرنا چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

۲۔ خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔

۳۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو تمام دنیا اس کی دشمن ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔

۴۔ اندھا وہی ہے جس کو اس دنیا سے خدا پر پورا یقین حاصل نہیں ہوا۔

۵۔ دشمن کے لئے دُعا کرنا بھی سنّتِ نبوی ہے۔

۶۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔

۷۔ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے۔

۸۔ قرآن کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

۹۔ دُعا میں سُستی کرنے والا بھی متکبّر ہے۔

۱۰۔ جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔

نصرت بنت بدر عالم اعوان

ایبٹ آباد

احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے رسالہ تشحیذ میں قلمی حصّہ ضرور لیتے رہا کریں۔

"بھائی جان"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب سید حسین صاحب ذوقی
حیدرآباد دکن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی

کا

ایک ایمان افروز واقعہ

قصّہ دلچسپ ہے عجیب و غریب
یہ لطیفہ بھی ہے لطیف و عجیب
ایک ہندو جو مسمریزر تھا
فن سے اُس کے زمانہ ششدر تھا
قادیاں میں وہ آیا بد اندیش
اور ہوُا بارگاہ میں بھی پیش
بہ ادب آپ کو سلام کیا
ساتھ خدام کے وہ بیٹھ گیا
دل میں یہ قصد لے کر آیا تھا
یہ ارادہ یہ اُس کا منشاء تھا
بے حواس آپ کو بنا ڈالے
کر دے بے ہوش اور نچا ڈالے
بیٹھ کر آپ پر نظر ڈالی
صَرف قوت سب اپنی کر ڈالی

آپ تھے بیٹھتے جھکائے سر
اور رہتی تھی نیم باز نظر
کچھ اثر آپؑ پر جب اس کا ہوُا
نیچی نظروں سے اُس کو بس دیکھا
دیکھنا ہی تھا حضرت اقدس کا
شیر بازو سے آپؑ کے نکلا
مسمریزر پہ جا کے وہ جھپٹا
مار کر چیخ بس وہ پیچھے گرا
مسمریزر نہ مسمریزم تھا
اُس کا اُس دم عجیب عالم تھا
سب تھے حیراں کہ واقعہ کیا ہے
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
ہوش میں آیا جب وہ بد افعال
اور اپنا سُنایا سارا حال
اُس کو معلوم اِس طرح سے ہوُا
واقعہ یعنی جس طرح سے ہوُا
معترف بھی قصور کا وہ ہوُا
اور قائل حضور کا وہ ہوُا
اور معافی حضور سے مانگی
قادیاں سے ہوُا وہ پھر راہی

تب حقیقت سے سب ہوئے آگاہ
اللہ اللہ رے شانِ ظلِ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ سیرت

سیدنا حضرت بلال بن رباح رضؓ

منصور احمد عمر

عزیز بچو! حضرت بلال بن رباح رضؓ سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابتدائے اسلام میں (جبکہ کفار کی طرف سے مسلمانوں پر نہایت دردناک اور شدید مظالم ڈھائے جاتے تھے) ایمان لانے والے حبشی غلام تھے۔ آپ مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ بنو جمح ان کے آقا تھے۔ اسلام قبول کرنے پر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے آپ رضؓ کو آزاد کرا لیا تھا۔ آپ رضؓ اسلامی تاریخ میں پہلے مؤذنِ اسلام کے نام سے بہت مشہور ہیں۔ آپ رضؓ کی آذان میں بہت سوز اور درد ہوتا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی صاحبزادی آپ رضؓ کی زوجہ بنیں۔ کم و بیش ساٹھ برس کی عمر میں آپ رضؓ نے وفات پائی اور دمشق میں باب الصغیر کے قریب مدفون ہوئے۔ آپ رضؓ کی ساری زندگی نہایت درجہ نیکی، تقویٰ، صبر، سادگی، محبتِ الٰہی، محبتِ رسولؐ خدمتِ اسلام اور ہمدردیٔ مخلوق میں گزری۔ ذیل میں چند واقعات بتائے جاتے ہیں:-

۱- حضرت بلال رضؓ کی غربت اور غلامی کی وجہ سے کفارِ مکہ آپ رضؓ پر طرح طرح کے مظالم ڈھایا کرتے تھے۔ کبھی آپ رضؓ کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا۔ کبھی جلتے ہوئے سنگریزوں پر لٹایا جاتا۔ کبھی دہکتے ہوئے انگاروں پر بھونا جاتا، کبھی گلے میں رسّی ڈال کر آپ کو مذاق کا نشانہ بنایا جاتا۔ کبھی گائے کی کھال میں لپیٹ دیا جاتا، کبھی لوہے کی زرہ پہنا کر کڑکتی دھوپ میں جلایا جاتا اور کبھی منہ کے بل گرم سنگریزوں پر لٹا کر اوپر چکّی سے دبایا جاتا اور کہا یہ جاتا کہ باز آجاؤ محمدؐ کے خدا سے! اور پرستار بن جاؤ لات اور عزیٰ بتوں کے!۔ لیکن آپ رضؓ کی پیاری زبان خدائے واحد کی حمد ہی گاتی اور ان شدید مظالم کے باوجود آپ رضؓ احد! احد! ہی پکارتے چلے جاتے۔ یہ صبر، یہ استقلال، یہ استقامت اور یہ پختگیٔ ایمان سیدنا حضرت بلال رضؓ کی سیرت کے نمایاں اور شاندار پہلو ہیں۔

۲- سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جب حضرت بلال رضؓ کی یہ مظلومانہ زندگی مشاہدہ کی تو جی بھر آیا اور ایک گرانقدر رقم معاوضہ کے طور پر آپ رضؓ کے مالک کے حوالے کر کے آپ رضؓ کو آزاد کرا لیا۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعہ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے سُنا تو فرمایا کہ مجھے بھی اس معاوضہ کی ادائیگی میں شریک کر لیجئے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ حضور اب تو سارا معاوضہ ادا ہو چکا۔

۳۔ جب کفارِ مکّہ نے سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) اور آپ کے عزیز صحابہؓ کو ہجرتِ مدینہ پر مجبور کر دیا تو سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آکر مدینہ کے صحابہؓ (یعنی انصار) اور مکّہ سے ہجرت کرنیوالے صحابہ (یعنی مہاجرین) کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ حضرت بلالؓ کے بھائی حضرت ابورویحہؓ بنے۔ سیدنا حضرت عمرؓ کے عہد میں جب حضرت بلالؓ شام کی طرف ایک مہم پر جانے لگے تو سیدنا حضرت عمرؓ نے آپؓ سے پوچھا کہ اے بلالؓ آپؓ کے بعد آپؓ کا وظیفہ کون وصول کرے گا جواباً عرض کیا کہ حضور! ابورویحہؓ ہی وصول کریں گے کیونکہ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان جو برادرانہ تعلق پیدا کر گئے ہیں وہ بھلا کب منقطع ہو سکتا ہے؟۔

۴۔ مدینہ کی مسجد تعمیر ہوئی تو سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو ہی پہلا مؤذّن مقرر فرمایا۔ آپؓ کی آواز میں اتنا سوز اور درد ہوتا تھا کہ ہر سُننے والا جھوم کر رہ جاتا تھا۔ جب مکّہ ــــ وہ بستی کہ جہاں سے مسلمانوں کو نکال دیا گیا تھا ــــ فتح ہوا ــــ تو حضرت بلالؓ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آقاؐ نے اپنے مؤذّن کو حکم دیا کہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر خدائے واحد کا نام بلند کریں آپؓ نے حکم کی تعمیل کی۔ اور وہ منظر دیکھنے کے قابل تھا کہ جس خانۂ خدا کو بُتوں کا گھر بنا دیا گیا تھا وہ کس طرح ایک حبشی غلام کی صدائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

۵۔ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ کی غزوات کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا کہ حضور! میں نے اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ مومن کا سب سے اچھا اور بہترین کام راہِ حق میں جہاد کرنا ہے۔ اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ میں بھی جہاد کے لئے کمرِ ہمّت باندھ لوں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اے بلالؓ! قسم تجھے خدا کی! کہ میرے بڑھاپے میں مجھ سے دُور نہ ہو۔ چنانچہ آپ اپنے محسن آقاؐ کے قدموں میں ہی پڑے رہے۔

۶۔ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں شامی مہم کے دَوران ایک مرتبہ حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ آذان دو عاشقِ رسولؐ نے جواب دیا عہد تو کر چکا تھا کہ اپنے آقا فخرِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لئے آذان نہ دوں گا لیکن آپؓ کا فرمان بھی ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اس مؤذنِ اسلام عاشقِ خدا اور فدائی رسولؐ نے اپنی خاص آواز میں توحید کی پُرعظمت صدائے تکبیر بلند کی تو سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد نے سب مسلمانوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلوں کو بے تاب کر دیا۔ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت عمرؓ تو بہت ہی نڈھال ہو گئے اتنا روئے۔ اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔

۷۔ حضرت بلالؓ نے سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں جب شام میں تھے تو ایک مرتبہ رؤیا میں اپنے محبوب اور اپنے محسن آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ خواب میں آپؐ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ اے بلالؓ! یہ خشک زندگی کب تک؟ کیا تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کرو؟ اس رؤیا نے ماضی کے لمحات حضرت بلالؓ کی نظروں کے سامنے پھرا دئے۔ بس پھر کیا تھا — ؟ یہ عاشقِ رسولؐ بہت ہی بے تاب ہو گیا۔ اور اسی بے چینی کے عالم میں روضۂ رسولؐ پر پہنچا۔ روضۂ اقدس کو دیکھنا ہی تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو گیا، دل بے قابو ہونے لگا، اور جان اپنے محبوب کی یاد میں فدا ہونے لگی۔ صبح کے وقت مسجد کی چھت پر چڑھ گئے اور آذان دی۔ بس مسلمانوں کے دلوں میں سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی۔ مدینہ میں ایک کہرام سا مچ گیا سب پر رقت طاری ہو گئی۔

۸۔ حضرت بلالؓ کے ایک بھائی نے ایک عربی خاتون سے نکاح کرنے کی خواہش کی۔ لڑکی والوں نے کہا کہ اگر حضرت بلالؓ تصدیق کر دیں تو نکاح ہو سکتا ہے وگرنہ نہیں — حضرت بلالؓ جن پر اتنا بھروسہ اور اعتماد کیا جاتا تھا ذرا تصدیق کی تو لڑکی والے رضامند ہو گئے اور کہنے لگے کہ بلالؓ کے بھائی سے تعلق عربوں کے لئے بھلا کیا عار ہو سکتا ہے؟

۹۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ تمہیں کونسی نیکی پر زیادہ اجر ملنے کی امید ہے — ؟ عرض کیا حضور اعمال کیا کرتے تھے؟ البتہ جب بھی وضو کیا ہے فوراً نماز ادا کی ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ
اصحابہٖ اجمعین وبارک
وسلّم انّک حمیدٌ مّجیدٌ۔

نوٹ:۔ اطفال کے امتحان "بدر اطفال" کے نصاب میں سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرامؓ کے واقعات شامل ہیں۔ امتحان "بدر اطفال" عنقریب ہونے والا ہے۔ اس لئے بچوں کو چاہیئے کہ "سلسلۂ سیرت" میں صحابہ کرامؓ کے واقعات غور سے پڑھیں۔

تشحیذ الاذہان

احمدی بچوں کا اپنا رسالہ ہے اسکی
توسیع اشاعت میں حصّہ لینا ان کا
فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز حالات

جیسا کہ ہم نے گزشتہ پرچے میں بھی لکھا تھا انعامی تحریری مقابلہ میں احمدی بچوں کی دلچسپی اب بہت کم ہوتی جارہی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی مندرجہ بالا موضوع پر بہت کم مضامین موصول ہوئے اور مزید افسوس یہ ہے کہ ان میں سے بھی اشاعت کے قابل مضمون اور بھی کم نکلے۔ اوّل اور دوم آنے والے بچوں کے نام یہ ہیں:۔ بشریٰ نسرین بنت قاضی عبدالرشید صاحب راولپنڈی اوّل

عطیہ ملک آف سمبڑیال دوم

ان دونوں بچوں کو چاہیئے کہ مکرم مہتمم صاحب اطفال کو اپنے ایڈریس سے فوراً مطلع کریں تاکہ وہ انہیں شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے خاص انعامات ارسال کرسکیں۔

سردست اوّل آنیوالا مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

میرے جیسا ایک نہایت ادنیٰ اور حقیر سا بچہ مندرجہ بالا موضوع پر کیا قلم اٹھا سکتا ہے "چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک"۔ بہرحال کوشش کرتی ہوں تا اللہ تعالیٰ میری حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر مجھے بھی ان مبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ یعنی میرے تمام اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔ پس میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو اس قدر برکت عطا فرمائے تا ان مبارک ہستیوں میں سے جن دو چار ہستیوں کے متعلق کچھ لکھوں انکی صفات کا کچھ نہ کچھ حصہ مجھ میں بھی آجائے آمین۔ میرا ذہن اس وقت سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی طرف منتقل ہو رہا ہے جن کی تمام تر زندگی شروع سے لیکر آخر تک حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گذری۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سب سے بڑی خوبی جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ میں پائی گئی وہ ایمان بالغیب کی تھی آپ آنحضرت کے بچپن کے دوست تھے جب آنحضرت نے نبوت کا دعویٰ فرمایا اس وقت آپ تجارت کی غرض سے مکہ سے باہر تھے۔ جب واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ تمہارا دوست نعوذ باللہ پاگل ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے فرشتے اتر کر مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ آپ سیدھے آنحضرت کے دروازہ پر گئے۔ دستک دی۔ آنحضرت باہر تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے فرمایا ہے کہ فرشتے آسمان سے اتر کر مجھ سے باتیں کرتے ہیں آنحضرتؐ کچھ دلائل دے کر سمجھانے لگے مگر آپ نے فرمایا کہ آپ صرف میرے سوال کا جواب دیں اور کچھ نہ کہیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا "ہاں" آپ نے فرمایا کہ "میں آپ پر ایمان لاتا ہوں"۔ اسی طرح آپ "یومنون بالغیب" والے بے مثال گروہ میں شامل ہو گئے۔ اسی کے بعد آخر دم تک آپ نے آنحضرتؐ کا دامن نہیں چھوڑا۔ جب ہجرت کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے اپنی جان کو آنحضرت کی جان سے حقیر سمجھ کر آپ کا ساتھ دیا۔ جب مال کی ضرورت پیش آئی تو اپنا سارا مال آنحضرتؐ کے قدموں میں لاکر ڈال دیا جب جنگ میں جسم کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے آنحضرتؐ کے کیمپ کا پہرہ دیا جو میدانِ جنگ میں سب سے زیادہ مشکل اور خطرے کا کام تھا۔ غلاموں کی آزادی کا سوال پیدا ہوا تو آپ نے نہ صرف اپنے ہی غلام کو آزاد کیا بلکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو ایک نہایت ہی سفاک کافر کے غلام تھے کو قیمت ادا کر کے آزاد کرایا۔ غرض کبھی بھی آپ نے کسی قربانی سے گریز نہیں کیا۔

۲۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ یہ مکہ کے ایک رئیس امیہ بن خلف نامی کے غلام تھے جو ان کو موسم گرما میں باہر تپتی ریت پر ننگا لٹا کر بڑے بڑے گرم پتھر آپ کے سینہ پر رکھ دیتا اور آپ سے کہتا کہ ہمارے بتوں کی پوجا کرو مگر آپ اس کے جواب میں احدٌ۔ احدٌ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے پکارتے اس پر بھی اس کا غصہ فرو نہ ہوتا تو آپ کے گلے میں رسی باندھ کر مکہ کے شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا جو ان کو نوکیلے پتھروں پر گھسیٹتے مگر پھر بھی آپ کے ایمان میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آتا۔

۳۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ یہ بہت مالدار تھے اور اپنا معاوضہ ادا کر کے خود کو آزاد کرا چکے تھے مگر پھر بھی کفارِ مکہ ان کو بہت بُری طرح ایذائیں دیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ نے ان کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کر لیا مگر کفارِ مکہ نے کہا کہ یہ سارا مال جو تم نے ہماری وجہ سے کمایا ہے اسے ہمارے حوالے کر دو اور مکہ سے نکل جاؤ۔ آپ نے یہ سب قبول فرما لیا اور تن تنہا ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور اپنے ایمان میں ذرہ فرق نہ آنے دیا۔

۴۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ آپ کے والد حضرت یاسرؓ اور آپ کی والدہ حضرت سمیہؓ۔ حضرت یاسر مار میں کھاتے کھاتے شہید ہو گئے انکی بیوی حضرت سمیہؓ کی ران میں ابوجہل نے نیزہ مارا اور وہ شہید ہو گئیں۔ حضرت عمار کو ان کا کافر مالک مضبوط رسیوں سے باندھ کر سخت سے سخت سزائیں دیتا۔ ان تینوں کی تکالیف دیکھ کر رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اے یاسر کے خاندان صبر سے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جہان خان! یہ ہم کس علاقہ میں آگئے ہیں۔ تخفل کے ریگستانی علاقہ کے قریب ہی یہ جنّت کا ٹکڑا کہاں سے آگیا؟"

ہندوستان کا مغل شہنشاہ بابر اپنے ایک مصاحب سے مخاطب ہو کر بولا۔

"جہاں پناہ! یہ گاؤں "کلر کہار" کہلاتا ہے۔ اپنے باغات، سدا بہار چشموں، دلفریب جھیل، دستِ قدرت کے بنائے ہوئے حسین ترین پرندوں اور ٹھنڈی آب وہوا کی وجہ سے اس سارے علاقے کی جان ہے۔ یہ آپ کی مملکت کا ایک حسین خطہ ہے جسے آج حضور بچشم خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔"

جہان خان نے اپنے آقا کو جواب دیا۔ شہنشاہ نے پہاڑ کے نشیب پر بیٹھے ہوئے اردگرد جو اس قدر دلفریب نظارہ دیکھا تو بیساختہ بول اٹھا ؎

"ایں بچۂ کشمیر است"

(کہ یہ قطعۂ زمین اپنے حسن و رعنائی میں کشمیر جنت نظیر کا بچہ معلوم ہوتا ہے۔)

کلر کہار سرگودہا سے ۲۷ میل دور پختہ سڑک پر ایک بڑا پُر فضا مقام ہے۔ یہ گاؤں ضلع جہلم کی تحصیل چکوال میں واقع ہے۔ ضلع جہلم کا اکثر حصہ پہاڑی اور نشیب و فراز سے پُر ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ کوہستان نمک کہلاتا ہے اور کھیوڑہ سے شروع ہو کر کالا باغ تک پھیلا ہوا ہے اور پھر آگے جا کر کوہ سلیمان اور کوہ ہندوکش میں جا ملتا ہے۔

کلر کہار اسی سلسلۂ کوہ کا ایک خوبصورت گوشہ ہے۔ یوں سمجھئے کہ ایک ڈیڑھ میل چوڑی وادی ہے جس کے ایک طرف زیادہ اونچے پہاڑ ہیں اور دوسری طرف نسبتاً کم اونچے۔ وادی کے درمیان میں ہموار سطح پر ایک گاؤں ہے جو کلر کہار کہلاتا ہے۔ یہ گاؤں عام دیہات جیسا ہے جس کی کوئی چیز قابلِ ذکر نہیں۔ اصل خوبصورتی اور دلکشی کا مرکز گاؤں کی غربی جانب پہاڑ کا وہ نشیبی قطعہ ہے جو خوبانی انار انجیر اور انگوروں کے باغات، ٹھنڈے میٹھے چشموں اور خوبصورت سرکاری بنگلوں کی وجہ سے ہر سیاح اور راہ گزر کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس جنتِ ارضی کے دروازے پر ہی بسوں کا اڈہ ہے اور جونہی کوئی نووارد بس سے اترتا ہے تو وہ ٹھنڈی ہوا، سہانے موسم، درختوں کی چھاؤں اور چشموں کے شور سے مسحور ہو جاتا ہے اور جب وہ ایک سادہ سے ہوٹل کے انگوروں کی بیلوں سے ڈھکے ہوئے لان میں چارپائی پر بیٹھ کر چائے پیتا ہے اور سر پر انگوروں کے خوشے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب ہی چشمے کے پانی کے گرنے کی آواز سنائی دیتی ہے تو انسان اسی دنیا میں جنتِ خداوندی کا نمونہ دیکھ لیتا ہے اور زبان پر خدا کی تسبیح و تحمید جاری ہو جاتی ہے۔

اس چمنستان کی سیر کے لئے چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیاں اوپر کو جاتی ہیں۔ بڑی بڑی روشیں بھی ہیں جن پر کہ موٹریں بنگلوں تک جاتی ہیں۔ یہاں کچھ سرکاری باغات ہیں اور کچھ لوگوں کی ذاتی ملکیت ہیں پھل کے موسم میں ساری فضا خوشبو سے مہک اٹھتی ہے اور لٹکتے ہوئے پھل ایک عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ سب باغات پہاڑ کی ڈھلان پر واقع ہیں اور سیر کی تکمیل کے لئے آپ کو اوپر ہی اوپر چڑھنا پڑتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی نالیوں کی صورت میں بڑے چشمے کا پانی لوگ اپنے باغوں سے گزارتے ہیں اور جگہ جگہ آبشاریں بناتے اور ہلکا ہلکا شور مچاتے یہ نالے بڑی تیزی سے بھاگتے چلے جاتے ہیں۔ چھوٹے پیڑوں کے علاوہ بعض جامنوں کے بڑے بڑے درخت بھی ہیں جن پر جھولے پڑے ہیں اور آنے والے ان دلکش فضاؤں میں جھولا جھولنے کا بھی لطف اٹھاتے ہیں۔

وقفے وقفے بعد آپ کو ایک خاص قسم کی آواز آئے گی۔ یہ مور ہیں جو ایک درجن کی تعداد میں ان باغوں میں رہتے ہیں یہ مور سرکاری اور پالتو ہیں اور باغوں کی زینت ہیں۔ جب یہ مور اونچائی سے نیچے کی طرف اڑان لگاتے ہیں تو اپنی ڈیڑھ گز لمبی دُم کے ساتھ بالکل ایک جہاز دکھائی دیتے ہیں۔ اور کبھی جب یہ ترنگ میں آکر ناچ کرتے ہیں تو پھر عجیب سماں بندھ جاتا ہے۔

کچھ اوپر جا کر باغات کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور خودرو درخت شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر ایک کسی پرانے بزرگ کی خانقاہ ہے جہاں ایک مسجد بھی ہے اس جگہ سے نیچے کا نظارہ ایک فوٹو کی طرح سارے منظر کو آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے۔ ان باغات کے چشمے بالآخر وادی میں جا کر ایک چھوٹی سی جھیل بناتے ہیں جو گاؤں کے جنوب کی جانب واقع ہے۔ اب ہمیں اس خانقاہ سے اس جھیل اور اس پر تیرتی ہوئی مرغابیوں اور پہاڑ کے دامن میں چشموں کے پانی سے چلتی ہوئی پن چکیوں کا نظارہ بخوبی دکھائی دیتا ہے۔ اور یکبارگی طبیعت یہیں بسیرا کرنے پر مائل ہو جاتی ہے۔

ایک روش کے کنارے پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑا پتھر گرا ہوا پڑا ہے۔ نہ جانے کتنی صدیاں اس کو گرے ہوئے گزر گئیں۔ اس کو تختِ بابری کہتے ہیں۔ اس کے اوپر ایک کلہاڑی اور ایک تلوار کی تصویر کھدی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مغل شہنشاہ بابر یہاں آکر بیٹھا تھا۔

یہاں کے لوگ بڑے سادہ اور خلیق ہیں اور اپنی مدد آپ کے اصول پر کاربند ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اہالیان کلر کہار نے اپنا ایک انٹرمیڈیٹ کالج جاری کیا ہے جس کا نام تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج ہے۔ اس کے پرنسپل مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ایک نہایت ہی محنتی اور مخلص بزرگ ہیں۔ آپ گاؤں کی تعلیمی ترقی کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔

آپ بھی موقعہ ملنے پر ضرور اس خوبصورت اور صحت افزا مقام کی سیر کیجئے۔

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں موسمِ گرما کی تعطیلات کیسے گذاروں گا

حافظ عباس علی عاصم ربوہ

"مَیں موسمِ گرما کی تعطیلات کیسے گذاروں گا"

اس موضوع پر گزشتہ شمارے میں بعض دلچسپ اور مفید مضامین شائع ہو چکے ہیں مجھے امید ہے کہ تشحیذی بچّوں نے اُن سے کافی فائدہ اٹھایا ہوگا۔ تاہم مَیں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جب تعطیلات کا وقت نزدیک آتا ہے تو ہر طالب علم کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ تعطیلات کے ایام کیسے گزارے گا۔ یہ سوال جتنا آسان ہے اس کا جواب اتنا ہی اہم ہے۔ اس دفعہ ایک احمدی بچّے سے میں نے یہ سوال کیا کہ آپ موسمِ گرما کی تعطیلات کیسے گذار رہے ہیں اس نے جو جواب دیا اس کا ایک ایک لفظ آج بھی میرے دل پر مرقوم ہے۔

اس نے کہا۔ مَیں صبح سویرے اُٹھ کر وضو کرنے کے بعد نمازِ تہجّد ادا کرتا ہوں اور پھر خوب دعائیں کرتا ہوں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا ہے۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد ایک پارہ قرآن کریم تلاوت کرتا ہوں اس کے بعد خدائی دودھ (کتب حضرت مسیح موعودؑ) جو ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر اس زمانہ میں نازل ہوا ہے اس سے مستفید ہوتا ہوں پھر ناشتہ کرتا ہوں۔ پھر باہر چلا جاتا ہوں۔ مَیں نے درمیان میں ٹوکتے ہوئے کہا کہ باہر تو آپ کھیلنے کے لئے جاتے ہوں گے؟ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب اس نے مُسکراتے ہوئے جواب دیا کہ کھیلنے نہیں بلکہ خدمتِ خلق کرنے کے لئے۔

مَیں نے تعجّب سے پوچھا وہ کس طرح؟

اس نے کہا کہ ہمارے پڑوس میں تین بیوہ عورتیں رہتی ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے بچّے ہیں۔ وہ بازار سے خود سودا سلف خرید کر نہیں لا سکتے اس لئے مَیں انہیں بازار سے سودا سلف خرید کر لا دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ محلہ کے تمام اطفال کو جمع کر کے ہفتہ میں دو بار ورزش بھی منایا جاتا ہے۔

مَیں نے پوچھا وہ کس لئے؟

اس نے کہا کہ جب بارش ہوتی ہے تو محلہ کی تمام گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے تمام گذرنے والوں کو کافی دقّت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ تو لوگوں کے کپڑے کیچڑ سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ ہم ان جگہوں کو مٹی ڈال کر اونچا کرتے ہیں کہ نہ پانی کھڑا ہو اور نہ لوگوں کو دقّت کا سامنا کرنا پڑے۔

مَیں نے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں؟

اس نے کہا کہ جب ان بیوہ عورتوں کو مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سودا سلف دے کر فارغ ہو جاتا ہوں۔ تب سکول کی کتب کا مطالعہ شروع کرتا ہوں اور جو میرے ہم کلاس طلباء جماعت میں کمزور ہیں انہیں ساتھ شامل کر کے سکول کا کام کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کمزور لڑکوں کی بجائے ہوشیار لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھیں تو آپ کو زیادہ فائدہ ہوگا۔

اس نے مجھے جواب دیا کہ ہوشیار لڑکوں کے ساتھ تو ہر کوئی مل کے پڑھ سکتا ہے سبق کمزور لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا خلافِ شان سمجھا جاتا ہے۔ میں خود بھی محنت کرتا ہوں اور انہیں بھی محنت کراتا ہوں اگر پھر بھی کوئی سبق ہمیں نہ آیا تو اپنے والدین سے پوچھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقت ہو جاتا ہے۔ ہم کھانا کھانے کے بعد ذرا ٹھہر کر ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں اور عصر تک آرام کرتے ہیں۔ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد کھیلنے کے لئے سکول کی گراؤنڈ میں چلے جاتے ہیں کیونکہ صحت کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے۔ شام کے کھانے اور مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر پھر مطالعہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نیند ہمیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ ہاں ایک بات تو رہ گئی ہے۔ اس نے کہا کہ تعطیلات میں تشحیذ کے لئے مضامین لکھنا بھی ہمارے پروگرام میں شامل ہوتا ہے۔ اس احمدی لڑکے کے چلے جانے کے بعد دیر تک میں سوچتا رہا کہ اسکے دل میں خدمتِ خلق کا کتنا جذبہ ہے اور کتنی باقاعدگی ہے!

خدا ہمیں بھی ایسا ہی بننے کی توفیق دے

صحابہ آنحضرتؐ کے ایمان افروز حالات

(بقیہ صـ ۱۳)

کام لو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت تیار کر چھوڑی ہے۔

۵۔ زبیرہ رضی اللہ عنہا۔ یہ ایک لونڈی تھیں جن کو ابوجہل نے اس قدر مارا کہ آنکھیں اندھی ہو گئیں مگر ان کے ایمان میں ذرہ فرق نہ آیا۔

ان کے علاوہ بے شمار صحابہ کو بہت بُری طرح سے شہید کیا جاتا رہا۔ ایک دفعہ ایک سازش کی وجہ سے دس صحابہ ۲ سو کفار کے نرغہ میں پھنس گئے۔ سات تو وہاں ہی شہید ہو گئے باقی تین کو کفار نے گرفتار کر لیا اور اپنی رسیوں سے جکڑ کر باندھ لیا ان میں سے ایک نے کفار کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا کفار نے ان کو اتنا مارا اور گھسیٹا کہ وہ وہیں شہید ہو گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجد کے علاقہ کے کچھ لوگ آئے کہ ہمارے پاس چند مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم دینے کے لئے بھیج دیا جائے۔ آپؐ نے قرآن کریم کے ستر حافظ نجد کے علاقہ میں بھجوا دئے۔ نجد والوں نے چونکہ ان سب کو دھوکہ دیکر بلوایا تھا اسلئے ان تمام کو شہید کرا دیا مگر کسی ایک صحابی کے دل میں ایمانی کمزوری نہ پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ان جیسا مضبوط ایمان عطا فرمائے۔ بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت بھی اسلام اور احمدیت کا جھنڈا ہمارے ہاتھ سے نہ چھوٹے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جھنڈا حضرت مسیح موعودؑ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برسات

بادل گرج رہے ہیں بجلی چمک رہی ہے
برسات آگئی ہے برسات آگئی ہے

کچھ عرصہ پہلے گرمی شدت سے پڑ رہی تھی
انہی فضاؤں میں اب ٹھنڈی ہوا چلی ہے

گرمی کی سختیوں سے مرجھا گئے تھے پودے
برسات میں اب ان کو اک زندگی ملی ہے

موسم بدل چکا ہے گلشن نکھر گئے ہیں
ہر پھول ہے شگفتہ۔ ہر اک کلی کھلی ہے

سب ننھے منّے بچے پانی میں کھیلتے ہیں
ہر بچہ کہہ رہا ہے کیا خوب رُت بنی ہے

یوں تو بہت سی نظمیں تُو نے کہی ہیں مونس
دلچسپ نظم لیکن برسات پر کہی ہے

محمد ہادی مونس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

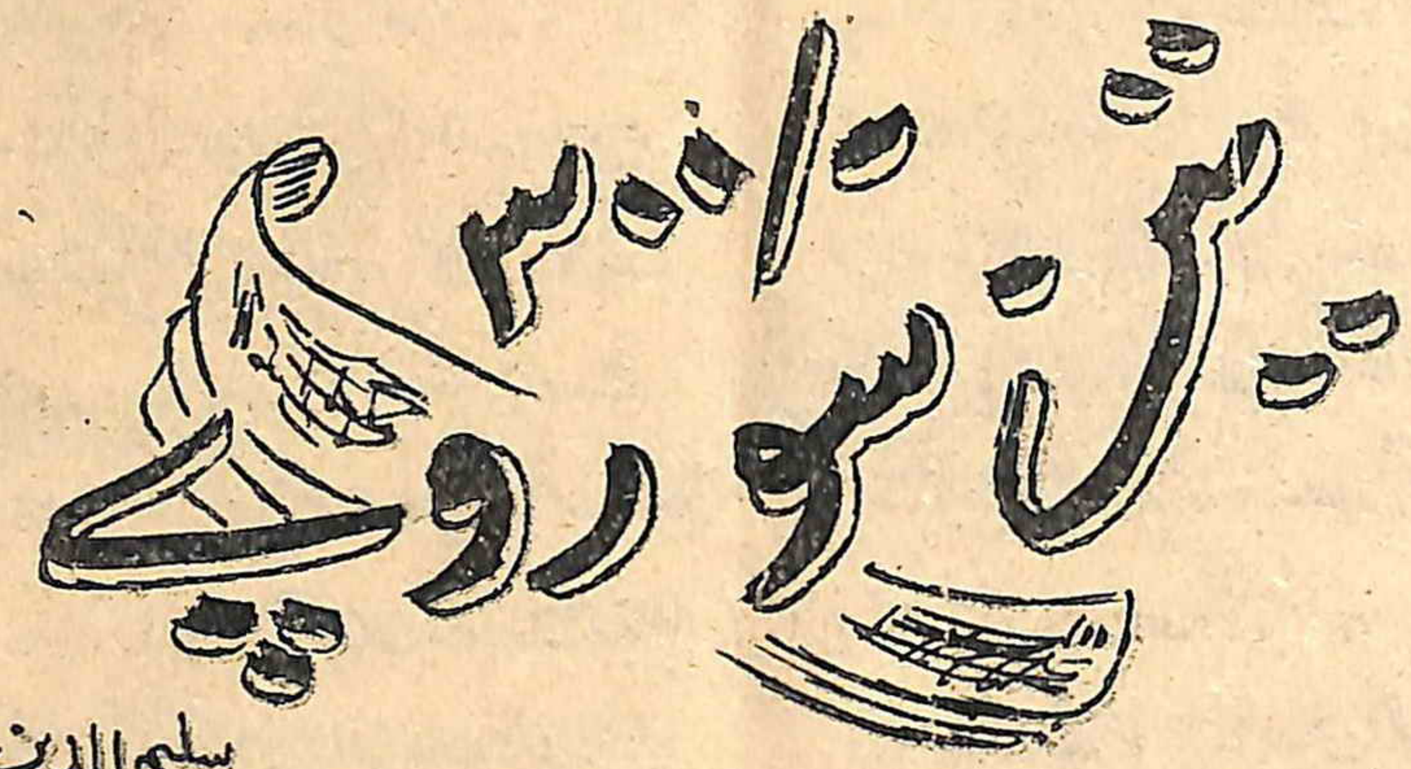

سلیم الدین سیف دیناپور

یہ ان دنوں کی بات ہے جب دادا جان نے احمدیت قبول کی۔ دادا جان اور نانا جان سگے بھائی تھے نانا جان بڑے تھے اور دادا جان چھوٹے۔ لہٰذا جب نانا جان کو دادا جان کے احمدی ہونے کی خبر ملی تو وہ غصہ میں سیخ پا ہو گئے گھر میں کہرام مچ گیا اور آہستہ آہستہ یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی کہ دادا جان شیخ محمد سلطان مرحوم احمدی ہو گئے ہیں۔ جیسے جیسے لوگوں کو خبر ہوتی وہ نانا جان کے پاس آتے اور دادا جان کے خلاف نانا جان کو بھڑکاتے۔ نانا جان نے دادا جان کو لاکھ سمجھایا کہ "مرزائیت" کو چھوڑ دیں لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ دادا جان کو ایسی نعمت مل گئی ہے جسے پا کر اور کسی چیز کی خواہش نہیں رہتی۔ جب دشمنی حد سے بڑھ گئی تو دادا جان قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ سے مل کر تمام حالات سے آگاہ کیا اور عرض کی کہ حضورؑ لوگ میری جان کے دشمن ہو گئے ہیں شہر کے لوگوں نے لین دین چھوڑ دیا ہے۔ فرمائیے میں کیا کروں۔

حضورؑ نے مسکرا کر فرمایا کوئی غم نہ کرو خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

دادا جان نے پھر عرض کی کہ حضور بڑے بڑے مولوی آتے ہیں مجھ سے بحث کرتے ہیں حضور میں جاہل ہوں ان لوگوں کی بحث کا جواب کس طرح دیا کروں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کون کہتا ہے کہ تم جاہل ہو۔ تم نے خدا کے نبی کی پہچان کر لی ہے۔ جاہل تو وہ ہیں جنہوں نے میری پہچان نہیں کی۔ جاؤ اب وہ لوگ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے، نہ جانے کیا طاقت تھی ان الفاظ میں کہ وہ مولوی جو ہر وقت دادا جان کو تنگ کیا کرتے تھے۔ اب ان کے ساتھ بات کرنے سے ہچکچانے لگے۔

ایک دن دادا جان قرضہ کی وصولی کے لئے باہر تشریف لے گئے بعد میں نانا جان کو ایک خط موصول ہوا جو دادا جان کے نام تھا۔ نانا جان نے کھول کر پڑھا تو اس میں چندہ کے متعلق لکھا تھا۔ نانا جان گھر آئے اور سب کو خط دکھایا اور کہا کہ ایک تو اس نے مذہب کو چھوڑا دوسرا کاروبار کو تباہ کیا۔ تیسرا اب یہ انہیں روپیہ بھیجے گا۔ آخر اسے کیا ہو گیا ہے۔ شام کو جب دادا جان سات سو روپیہ وصول کر کے آئے تو آندھی چل رہی تھی اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ ہر طرف تاریکی تھی۔ جب دادا جان گھر آئے تو سب کے تیور بدلے ہوئے تھے۔ خیر انہوں نے نانا جان کو روپیہ کی وصولی کا حساب بتایا لیکن جب وہ انہیں روپیہ دینے لگے تو سو سو روپے والے تین نوٹ نہیں تھے انہوں نے ادھر ادھر سب دیکھا لیکن روپے غائب تھے۔

تین سو روپے کہاں ہیں نانا جان نے گرج کر پوچھا

شاید وہ کہیں گر گئے ہیں دادا جان نے پریشان ہو کر جواب دیا۔

صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ وہ "مرزا" کو نذرانہ بھیج دیا ہے۔

بھائی جان وہ کہیں گر گئے ہیں میں نے کسی کو روپیہ نہیں بھیجا۔

تو جاؤ پھر ڈھونڈ لاؤ نانا جان نے تمسخر کے انداز میں کہا۔

دادا جان نے لیمپ جلائی تو نانا جان نے مسکرا کر کہا سلطان مجھے بیوقوف نہ بناؤ۔ اندھیری رات میں جبکہ تیز ہوا چل رہی ہے روپیہ ڈھونڈنے کا بہانہ بنا کر جرم کی پردہ پوشی نہ کرو۔ چلو چھوڑو روپیہ کی کوئی بات نہیں لیکن ..... دادا جان خاموشی سے باہر نکل گئے اور پھر نانا جان بھی دوسری لیمپ اٹھا کر ان کے پیچھے چل دئے۔

ہر طرف سکوت تھا صرف تیز ہوا لہیب درختوں کے پتوں سے ٹکرا رہی تھی۔ اور کبھی کبھی بجلی چمک کر ہر طرف روشنی کی کرنیں بکھیر دیتی۔ دادا جان فرماتے تھے کہ بیساختہ میرے ہونٹوں پر یہ الفاظ جاری تھے۔

اے رب العزت! تو دلوں کی حالت خوب جانتا ہے۔ تو علیم و خبیر ہے۔ مجھے اپنی ذات کا کوئی غم نہیں۔ تیرے مامور کی عزت کا سوال ہے۔ میرے خدا اگر احمدیت سچی ہے تو مجھے ذلیل ہونے سے بچا لے مجھے تیری ربوبیت کا واسطہ تو رحم فرما۔ نانا جان نے کہا سلطان آؤ لوٹ چلیں اتنی سخت آندھی میں تم کاغذ کے ان ٹکڑوں کو تلاش کر رہے ہو جنہیں ایک پھونک اڑا سکتی ہے۔۔۔۔

دادا جان نے کہا۔ بھائی جان اگر خدا اور اس کا رسولؐ سچا ہے۔ اگر احمدیت سچی ہے تو یہ ہوا کے تند و تیز جھونکے کاغذ کے ان ٹکڑوں کی خود حفاظت کر سکتے ہیں جنہیں ایک پھونک اڑا سکتی ہے۔

نانا جان نے قہقہہ لگایا اور کہا سلطان اگر ایسی جگہ سے روپیہ مل جائے تو یہ ایک معجزہ ہوگا ہوا کا تیز جھونکا آیا اور لیمپ کا شعلہ بھڑکا نانا جان رک گئے اور پھر فوراً چیخے ادھر آؤ سلطان۔ دادا جان نے پلٹ کر دیکھا۔

ایک خود رو جھاڑی کی آغوش میں سو سو کے تین نوٹ سرسرا رہے تھے جیسے ہوا کے تند و تیز جھونکے انکو گدگدا رہے ہوں۔ اور پھر انکی نگاہیں نانا جان کی طرف اٹھ گئیں جن کی آنکھوں میں ندامت کے آنسو لرز رہے تھے اور پھر نانا جان بھاگ کر دادا جان سے لپٹ گئے۔ ہچکیوں کی مدھم آواز میں انہوں نے فرمایا:۔

سلطان خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے میری آنکھوں سے تعصب کی پٹی ہٹا دی ہے۔ آج میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لاتا ہوں۔ دونوں بھائی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے۔ دونوں کی آنکھوں سے مسرت کے آنسو گر رہے تھے۔ تاریک و تار بادل چھٹ چکے تھے اور آسمان کے سینہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکراہٹ

بیگم :- ہمیں ایک باورچی رکھنا چاہیئے۔

صاحب :- کیوں

بیگم :- آپ کو میرے ہاتھ کا پکا پسند نہیں آتا۔

صاحب :- نہیں نہیں بیگم تم بھی اچھا پکا لیتی ہو مگر کل تم نے شوربے میں نمک بہت سا ڈال دیا تھا۔ اور آج تم نے نمک میں بہت کم شوربہ ڈالا ہے

(محمد افضل ہاشمی ایبٹ آباد)

امجد :- تم بیکار پڑے تھکتے بھی نہیں!

اکرم :- کیوں نہیں بہت تھک جاتا ہوں۔

امجد :- پھر اس وقت تم کیا کرتے ہو۔

اکرم :- اس وقت سوائے آرام کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

(ناصر احمد صدیقی ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

باپ (بیٹے سے) جاؤ نیچے کنوئیں سے پانی لے آؤ۔

بیٹا - ابا جان آپ اوپر ہی کنواں کیوں نہیں کھود لیتے۔

(بھائی (بہن سے) امّی جان کہاں گئی ہیں۔

بہن - تم امّی جان سے ہی پوچھ لو۔

(شمیم احمد بھٹی۔ راولپنڈی)

باپ (بیٹے سے) میں تم سے بات کر رہا ہوں اور تم نے ایک کان میں انگلی ٹھونس رکھی ہے۔

بیٹا - آپ ہی نے تو کہا تھا کہ تم ایک کان سے سنتے ہو اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہو۔

(نسیم احمد بھٹی۔ راولپنڈی)

ٹکٹ چیکر (دیہاتی سے) ٹکٹ دکھاؤ۔

دیہاتی - کیا آپ نے ابھی تک کھیت میں ٹکٹ نہیں دیکھا۔

(مسعود احمد خالد نبی سرور روڈ ضلع مظفر گڑھ)

استاد (شاگرد سے) بتاؤ باغی کسے کہتے ہیں۔

شاگرد - جناب جو باغ میں رہتا ہے۔

(نصیر احمد چوہدری ملتان شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

کی صحت

ماہ جولائی میں حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر رہی ضعف میں تو کمی رہی البتہ معمولی سی حرارت ہو جاتی رہی۔ بائیں ٹانگ میں نقرس کی تکلیف بھی رہی تاہم سارے مہینے میں حضور پُر نور نے ۱۸۰ احباب کو شرفِ ملاقات اور شرفِ زیارت بخشا۔ کراچی سے ڈاکٹر ذکی حسن صاحب حضور کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور ضروری ہدایات دیں عزیز بچو! اپنے محسن امام کے لئے شافی خدا کے حضور دعائیں کرتے رہو تا حضور پُر نور کو جلد صحتِ کاملہ عطا ہو۔

تعلیم القرآن کلاس

یکم تا ۳۰ جولائی نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مسجد مبارک میں تعلیم القرآن کلاس جاری رہی افتتاح محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے فرمایا تھا۔ اس کلاس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب اور مکرم میر داؤد احمد صاحب قرآنِ کریم اور حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ بعض دیگر علمائے سلسلہ نے طلباء کے سامنے مختلف اہم دینی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ قرآن کریم کے پہلے دس پاروں کا ترجمہ اور تفسیر اس کلاس کا نصاب تھا۔

کلاس کے آخری روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ ساڑھے کے قریب مختلف جماعتوں کے طلباء نے اس کلاس میں شمولیت کی۔

مورخہ ۳۰ جولائی کی شام کو نظارت اصلاح و ارشاد نے کلاس کے اساتذہ کرام اور جملہ طلباء کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا۔ پارٹی کے بعد اختتامی تقریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ قرآنی علوم ہمیشہ لایمسہٗ الا المطہرون کی اصل کے ماتحت حاصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک دل میں تقویٰ اور قربِ الٰہی کی تڑپ نہ ہو اس وقت تک قرآنی علوم و معارف کی باریکیاں جو انسانی روح کو پاکیزگی اور بلندی عطا کرنے کا موجب ہوتی ہیں کبھی نہیں کھلا کرتیں۔

مہتممین خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تربیتی دورہ

مورخہ ۲۸۔ جون تا یکم جولائی مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تربیت، مکرم مرزا انس احمد صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد اور مکرم عبدالشکور صاحب اسلم مہتمم اشاعت پر مشتمل ایک وفد نے مجالس خدام الاحمدیہ کی صحیح لائنوں کی طرف راہنمائی کرنے اور جماعتی کاموں کی اہمیت خدام پر واضح کرنے کی غرض سے چودہ مجالس کا دورہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

مبلغینِ اسلام کی آمد

ماہِ جولائی میں تین مبلغینِ اسلام محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی، محترم چوہدری محمد شریف صاحب اور محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب بیرونِ پاکستان فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مرکزِ سلسلہ میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر سینکڑوں احبابِ جماعت نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ محترم نسیم سیفی صاحب نائیجیریا میں قریباً انیس سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مع اہل و عیال واپس تشریف لائے ہیں۔ واپسی پر آپ کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے عمرہ بھی کیا۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تین سال خدمتِ اسلام کرنے کے بعد تشریف لائے ہیں۔ اس سے قبل آپ فلسطین میں بھی ایک لمبا عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں۔ محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب غانا (مغربی افریقہ) میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ ان دنوں بیمار ہیں۔ بچوں کو ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

ملائشیا میں تبلیغِ اسلام

احمدیہ مسلم مشن سبا (ملائشیا) کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ لابوان کی جماعت میں نمازِ عید ادا ہوئی اور خطبہ میں عید کی فلاسفی اور مسلمانوں اور بالخصوص احمدیوں کی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا۔ تبلیغ بذریعہ ملاقات کے لئے عوام کے علاوہ مختلف مقامات سے آنے والے تاجر سیاح اور دیگر کاروباری احباب سے تعارف حاصل کر کے مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کا موقع پیدا کیا گیا۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مبلغِ اسلام مکرم بشارت احمد صاحب امروہی نے گورنر صاحب سبا کی طرف سے دی گئی پارٹیوں میں دو بار شمولیت کی۔ ہر دو مواقع پر گورنر صاحب، انکی بیگم صاحبہ چیف منسٹر صاحب، ان کی بیگم صاحبہ اور دیگر وزراء اور بعض معززین شہر سے ملاقات ہوئی۔ گورنر صاحب سے کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اسی طرح چیف منسٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب اور دیگر وزراء نہایت خندہ پیشانی سے حالات دریافت کرتے رہے۔ ایک بائبل کلاس میں شامل ہونے کی دعوت ملی۔ یہ کلاس دراصل عیسائیوں کے ایک فرقہ کی عبادت تھی۔ اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے امروہی صاحب اس کلاس میں شامل ہوئے۔ عبادت کے بعد انہوں نے پادری صاحب سے جو اٹلی کے رہنے والے تھے چند سوالات دریافت کرنے کی اجازت حاصل کرتے ہوئے حضرت مسیحؑ کے بارے میں چند ایک سوالات دریافت کئے جن کا وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ بالآخر خاموش ہو گئے اور فرمانے لگے کہ یہ ساری باتیں آپ کو یک دم سمجھ نہیں آسکتیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں امروہی صاحب نے راناؤ لابوان، ٹیلیپوک، ٹیمرو ملائی اور کولی ایلیڈ کے تبلیغی سفر کئے۔ دورانِ سفر غیر از جماعت مسلمانوں اور عیسائیوں کو پیغامِ حق پہنچایا اور لٹریچر دیا۔ اس دوران مسلمان، عیسائی اور مشرک طلباء کے ایک مشترک سکول کے ہوسٹل میں طلباء سے تبادلہ خیالات کا موقع بھی میسر آیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پبلک لائبریری لابوان کے لائبریرین صاحب کو قرآن کریم انگریزی کی ایک جلد لائبریری میں رکھنے کے لئے دی گئی اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی ہر ماہ ان کو بھجوایا جاتا رہا۔

مدراس آباد ڈویژن میں جماعتِ احمدیہ کی امدادی مساعی

پچھلے دنوں حیدر آباد ڈویژن کے مختلف اضلاع میں باد و باراں کے ہولناک طوفان کے نتیجہ میں وسیع پیمانے پر جانی اور مالی نقصان ہوا تھا۔ حکومت کی طرف سے مصیبت زدگان کی امداد کا کام وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ جماعتِ احمدیہ حیدر آباد نے ریلیف کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے فوری طور پر حکومت کو دس ڈاکٹروں اور پچاس رضا کاروں کی خدمات پیش کیں چنانچہ ریڈ کراس سوسائٹی کے ساتھ مل کر ان ڈاکٹروں اور رضا کاروں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت محنت اور جانفشانی کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دی۔ ان رضا کاروں میں خدام اور انصار دونوں شریک تھے۔ انہوں نے بدین، ٹنڈو باگو، ماتلی، ڈگری، بڈھا، کبرانی اور کڈن کے علاقوں میں پانی میں گھرے ہوئے طوفان زدہ لوگوں کو اناج، کپڑے اور دیگر اشیاء تقسیم کیں اور ان میں ادویہ تقسیم کرنے کے علاوہ تقریباً چھ صد افراد کو ٹیکے بھی لگائے۔ حکومت کے متعلقہ افسران نے ان کے کام کو سراہا ہے نیز اخبارات نے بھی ان کی خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۲ جولائی ۶۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت وسیع پیمانے پر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں سرورِ کونین خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ اور فہم و ادراک سے بالا مقام پر روشنی ڈالنے کے علاوہ آنحضورؐ کی حیاتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہانی

★ چور پکڑے گئے

کام کرنے والے :-

مجید : ۱۵ سال رشید : ۱۲ سال
اکرام : ۱۲ سال قدسیہ : ۱۳ سال
اور بہت سے دوسرے لوگ۔

(مقام :- احمد نگر ایک پرانی بستی)

آجکل بستی کے لوگوں پر خوف اور ہراس طاری ہے۔ ڈاکوؤں کا ایک گروہ پاس ہی کہیں آیا ہوا ہے اور روز رات کو کسی نہ کسی کے گھر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ موقعہ ملنے پر تمام مال لے کر غائب ہو جاتا ہے اکا دکا آدمی ملے تو قتل کر دیتا ہے۔ چوکیدار بھی خوف سے پریشان ہے۔ سکول کے سکاؤٹ ماسٹر صاحب طلباء میں سے چار چار کے گروپ بنا کر مختلف محلوں میں باری باری ہر گروپ کی ڈیوٹی چوکیدار کی مدد کے لئے لگاتے ہیں۔

آج مجید رشید اکرام اور قدسیہ کے گروپ کی ڈیوٹی قبرستان کے پاس والے محلہ میں ہے۔ یہ چاروں ننھے سکاؤٹ ضروری سامان سے لیس ہو کر اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ ڈر کے مارے بُرا حال ہے رات سخت اندھیری ہے اور پاس پڑی ہوئی چیز نظر نہیں آتی۔

چاروں سکاؤٹ قبروں کے قریب درختوں کی اوٹ میں دم سادھ کر چھپ جاتے ہیں کہ یکایک درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ سنائی دیتی ہے۔

اکرام : مجید! وہاں دیکھو کوئی شخص سفید مکان کی طرف بڑھ رہا ہے۔

مجید : ارے ڈرپوک ہوا کی وجہ سے پتوں کی آواز پیدا ہو رہی ہے۔

رشید : میرا خیال ہے کہ وہاں سایہ آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

مجید : (غور سے دیکھتے ہوئے) اچھا رشید تم اس درخت کی آڑ لے کر اس کے قریب پہنچ جاؤ میں دوسری طرف سے آؤں گا اور خاموشی سے اس کا پیچھا کرنا ہوگا۔

رشید بتائے ہوئے راستہ کی طرف بڑھنے لگتا ہے

مجید (اکرام سے) تم یہاں ٹھہر کر چاروں طرف نگاہ رکھنا میں مکان کے قریب پہنچنے کی کوشش کرونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر خطرہ دیکھو تو سیٹی بجا دینا۔

مجید مکان کے عقب میں پہنچ جاتا ہے جہاں قدسیہ دبکی بیٹھی ہے۔ تمام حالات سے اس کو باخبر کر کے سہارا دے کر صحن کی دیوار پر چڑھا دیتا ہے۔

مجید (قدسیہ سے) تم اندر جا کر مالکہ مکان کو تمام حالات سے آگاہ کر دو اور کہنا کہ کسی قسم کا شور نہ کرے۔ ہم چوروں کو چوری کرتے ہوئے پکڑنا چاہتے ہیں۔

ساتھ والے کمرہ کی دیوار میں چور سوراخ کر کے اندر داخل ہوتا ہے اور سامان سمیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

مجید بھاگ کر چوکیدار کے پاس جاتا ہے اور تین چار آدمیوں کو ہمراہ لاتا ہے۔ (سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے)

دو آدمی اُس طرف بھاگتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کوئی آدمی اکرام کو پکڑ رہا ہے۔ دونوں آگے بڑھ کر مضبوطی سے اس کو پکڑ لیتے ہیں اور اس طرح اکرام کو چھڑا لیتے ہیں۔

کمرہ میں چوری کرنے والے کو بھی پکڑ لیا جاتا ہے۔ لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔

ایک: ارے یہ تو ہمارے گاؤں کا راجو موچی ہے۔

دوسرا: ارے یہ دوسرا تو گامو کمہار ہے۔

تمام لوگ دونوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔

(صبح کے وقت) [سکول میں]

ایک جلسہ ہوتا ہے۔ چاروں سکاؤٹوں کو ہیڈ ماسٹر صاحب انعامات دیتے ہیں۔ گاؤں والوں کی طرف سے بھی ان کو نقد انعام پانچصد روپیہ دیا جاتا ہے۔

(عدالت میں)

جج (چوروں سے) تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتے ہو تو بیان کرو۔

گامو: جی ہم لوگ بہت غریب ہیں بچے بھوکے مرتے تھے گذارہ نہیں ہوتا تھا اس لئے مجبوراً یہ پیشہ اختیار کیا۔

جج۔ یعنی تم کو صرف یہی کام سوجھا۔ کیا کسی اور کام کے ذریعہ اپنا پیٹ نہ پال سکتے تھے۔ یہ بہانہ بالکل ناقابلِ قبول ہے۔ گاؤں کی پہلی تمام چوریاں بھی تمہارے ذمہ ہیں۔

عدالت کا فیصلہ۔ دونوں کو چھ چھ ماہ کی قید بامشقت۔

ملزم اپنا سر جھکا لیتے ہیں اور عدالت برخاست ہوتی ہے۔ (عطاء اللہ مہر گورنمنٹ سکول کراچی)

مدرحم کا صلہ

ہم نے پھندا لگا کر گلہری پکڑی۔ چھوٹا سا جانور یوں اُچھلتا کودتا تھا کہ بس دیکھے جائیں۔ ہم مارے خوشی کے اُچھل کود رہے تھے۔ پروگرام بن رہے تھے۔ میں اور نعیمی اس کی دُم کے امیدوار تھے کہ خوب برش بنائیں گے اور سلیم میاں اس کے گوشت کو اپنے ٹامی کی خوراک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنانے کے خیال میں مگن تھے۔ اچھوتے اس کی کھال کی آس لگا رکھی تھی۔ غرضیکہ سبھی اپنے اپنے خیالوں میں مگن تھے اور سب کا فائدہ گلہری کی موت میں تھا۔ گلہری بیچاری پھندے میں پھنسی اچھل کود کر تھک چکی تھی اور اب بڑی مایوس نظروں سے اُس درخت کو دیکھ رہی تھی جس پر اس کا گھر تھا۔ ہم سب بھی اپنی اچھل کود چھوڑ کر سوچ رہے تھے کہ گلہری کو پھندے سے نکال کر قابو میں کون کرے گا اور اسے مارے گا کون۔ سوچتے سوچتے میرے ذہن میں ترکیب آئی کہ مالی چاچا کو بُلا لیا جائے۔ مَیں نے نعمی کو مالی چاچا کے پاس بھیجا۔ اتنے میں مالی چاچا آ گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ہم نے گلہری پھنسا رکھی ہے اور وہ بڑی مایوس نظروں سے اپنے گھر کو دیکھ رہی ہے تو انہوں نے کہا "بیٹا اس ننھی سی جان نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم اس کو مارنے پر تُلے ہوئے ہو"۔ مَیں نے کہا "چاچا ہم اس کے بالوں سے برش بنائیں گے۔ اسکی کھال اپنے پاس رکھیں گے اور سلیم میاں اس کا گوشت اپنے ٹامی کو کھلائیں گے"۔ مالی چاچا بولے "نہ بیٹا برش تو تم بازار سے بھی خرید سکتے ہو اور گوشت تو سلیم میاں کا ٹامی اتنا کھاتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرنے کو بیس گلہریاں چاہئیں۔ نہ بیٹا اتنی ننھی سی جان کو نہ مارو۔ اِسے چھوڑ دو یہ تم کو دعائیں دے گی دیکھو کس نا امیدی سے وہ اپنے گھر کی طرف دیکھ رہی ہے۔ سبھی مُنہ لٹکانے لگے یہ دیکھ کر مالی چاچا نے کہا لو بچو ہم تمہیں ایک کہانی سُناتے ہیں۔ اور سب گلہری کو بھول کر مالی چاچا کی طرف متوجہ ہو گئے اور مالی چاچا نے کہانی کہنا شروع کر دی۔ "ایک بادشاہ کا غلام تھا بڑا ہونہار، بڑا ذہین اور بہت بہادر۔ بادشاہ نے اسکی لیاقت اور بہادری کو دیکھ کر اس کو اپنی فوج کا سپہ سالار بنا دیا اور پھر ایک صوبے کا گورنر۔ ایک روز وہ شکار کھیلنے گیا۔ کافی دوڑ دھوپ کے بعد اُسے ایک ہرنوں کی ڈار نظر آئی اور اسنے اپنے گھوڑے کو ان کے پیچھے ڈال دیا۔ ہرنوں نے جب شکاری کو اپنی طرف آتے دیکھا ایک دم میں چوکڑیاں بھرتے ہوئے یہ جا وہ جا۔ ایک چھوٹا سا ہرن کا بچہ پیچھے رہ گیا۔ غلام کو وہ اتنا پسند آیا کہ اسنے گھوڑا روک کر اسے پکڑ لیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کی جانب چل دیا ابھی اسنے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ جونہی اس نے پیچھے مُڑ کر جو دیکھا تو ایک ہرنی کو اپنے پیچھے آتا پایا جو رہ رہ کر گھوڑ سوار شکاری کی طرف التجا بھری آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ شکاری نے جو یہ دیکھا تو اس کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اسنے یہ محسوس کیا کہ یہ ممتا کی ماری ہرنی اپنے بچے کی خاطر میرے پیچھے چلی آ رہی ہے۔ اسنے نیچے اُتر کر بچے کو چھوڑ دیا وہ دوڑتا ہوا اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔ ہرنی نے تشکر بھری آنکھوں سے شکاری کو دیکھا اور اپنے بچے کو ساتھ لئے ہوئے جنگل کی طرف چل دی۔ جاتے ہوئے وہ مُڑ مُڑ کر شکاری کو دیکھتی جاتی تھی۔ جب ہرنی اور اس کا بچہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تو وہ گورنر بھی گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کو چل دیا۔ رات اسنے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ اسے کہہ رہے ہیں کہ تُو نے ایک ہرن کے بچے پر رحم کھایا خدا تعالیٰ تجھ پر بہت خوش ہے۔ مَیں تجھے بشارت دیتا ہوں کہ تُو ایک بڑی سلطنت کا مالک بنے گا۔ اور یہی ہوا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی قابلِ قدر سعی

"یومِ سیرۃ النبیؐ"

مجلسِ اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۲۔ جولائی بروز بدھ "یومِ سیرۃ النبیؐ" منایا گیا۔

یومِ سیرۃ النبیؐ کا آغاز علی الصبح ایک جلسہ سے کیا گیا جو کہ چوک نواب الدین سرکلر روڈ کے عظیم چوک میں منعقد کیا گیا۔ یہ چوک جلوسِ عید میلاد النبیؐ کی گذرگاہ تھا اس لئے چوک کے غیر احمدی احباب نے اسے آرائشی محرابوں۔ دروازوں۔ شامیانوں سے مزین کیا ہوا تھا۔ ہم نے چوک والوں کے تعاون سے اِن محرابوں اور دروازوں پر اپنے قطعات بھی آویزاں کئے۔ جن پر رسولِ کریمؐ کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور عبارات مثلاً

"ہر طرف تھک کو دوڑ کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے"

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے"

"پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

وغیرہ سنہری حروف سے لکھی ہوئی تھیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے کیا گیا جو کہ عزیز عبدالرحیم خالد (طفل) نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ تلاوت کے بعد عزیز فلاح الدین تبسم (طفل) نے درثمین کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" نہایت ترنم سے پڑھی۔ بعدہٗ عزیز سید علی احمد طارق نے "رسولِ کریمؐ کا اسوۂ حسنہ اور دوسرے انبیاء کرام پر آپ کی فضیلت" کے موضوع پر تقریر کی جسے غیر از جماعت احباب نے خوب پسند فرمایا۔ بعد میں چند اطفال نے رسولِ پاکؐ کی مدح میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی لکھی ہوئی نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" نہایت خوش الحانی سے اکٹھے مل کر پڑھی۔ اس کے بعد عزیز معین الدین (طفل) نے بھی "رسول کریمؐ کا کامل اسوۂ حسنہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ عزیز عبدالرحیم خالد (طفل) نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی ایک اور نظم "محمد مصطفےٰ ہے محبوب میرا" ترنم سے پڑھی۔

بعد میں جب جلوس گذر رہا تھا تو اطفال نے درثمین کلام محمود اور دُرِّ عدن سے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی رسول اکرمؐ کی مدح میں لکھی ہوئی نظمیں نہایت بلند آواز اور ترنم سے پڑھنی شروع کر دیں اور جلوس کے اختتام تک مسلسل ۲ گھنٹے باری باری اطفال نظمیں پڑھتے چلے گئے۔ ان ننھے منوں کی آوازیں تمام جلوس پر حاوی تھیں۔ اس طرح یہ جلسہ تقریباً ۲½ گھنٹہ تک جاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ اطفال کی اس قابلِ قدر مساعی کو غیر از جماعت احباب نے خوب سراہا۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

اسی روز شام کے وقت بعد نمازِ مغرب جماعتِ احمدیہ شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام "جلسہ سیرۃ النبیؐ" جامع مسجد احمدیہ میں منایا گیا جس کا انتظام مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کے سپرد کیا گیا تھا۔ اطفال نے جامع مسجد کو زرق برق جھنڈیوں۔ دلآویز قطعات۔ رنگ برنگ قمقموں۔ بلبوں اور ٹیوب لائٹوں سے مزین کیا۔ مسجد بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں جماعت کے پروگرام کیساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے بھی اپنا پروگرام پیش کیا جس کے تحت چند اطفال نے بھی تلاوتِ قرآنِ پاک نظمیں اور تقاریر کیں۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ عزیز عبد الرحیم خالد (طفل) نے خوش الحانی سے کی۔ عزیز فلاح الدین تبسم (طفل) نے کلامِ محمود سے ایک نظم "راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو" ترنم سے پڑھی۔ بعدہٗ عزیز سید علی احمد طارق (طفل) نے ۱۰ منٹ تک "رسولِ اکرمؐ کا اسوہ حسنہ اور دوسرے انبیاء کرام پر آپکی فضیلت" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا کہ زندہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ زندہ مذہب اسلام اور زندہ کتاب قرآنِ مجید ہے۔ یہ بابرکت جلسہ تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہا۔ اس اجلاس میں شہر کے سات حلقہ جات کے اسی کے قریب اطفال نے شمولیت اختیار کی۔

چراغاں

رات کے وقت جامع مسجد احمدیہ کے علاوہ شہر کی دیگر احمدیہ مساجد میں بھی اطفال نے چراغاں کیا۔ جامع مسجد احمدیہ کو رنگ برنگ جھنڈیوں۔ دلآویز قطعات قمقموں بلبوں اور ٹیوب لائٹوں سے مزین کیا گیا اور مسجد کو دلہن کی طرح سجایا گیا۔ اس سلسلہ میں بھی اطفال نے نہایت گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ اس طرح مقامی اطفال نے یہ یوم نہایت شان و شوکت سے منایا اور جماعت کے سامنے ایک قابلِ قدر مثال قائم کی۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان نونہالوں کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور خادمِ دین بننے کی توفیق بخشے اور ہماری مجلس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

(مبشر احمد پال ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

برخوردار

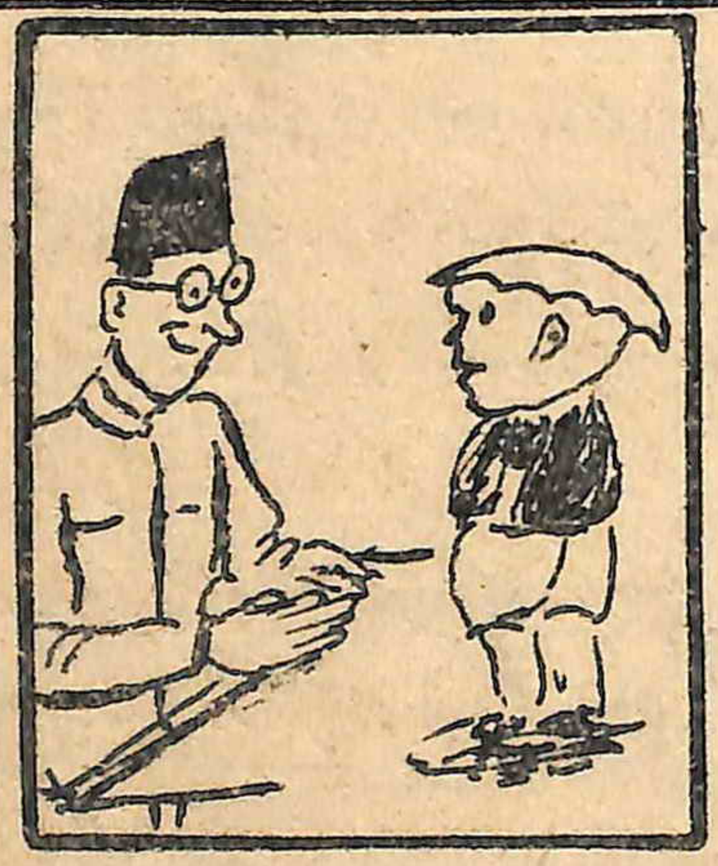

ابا جان! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم امتحان میں کامیاب ہو گئے تو تمہارے نام تشحیذ جاری کروا دوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی جان کی ڈاک

احتجاج

مکرم بھائی جان! السلام علیکم

جولائی کا تشحیذ ملا۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کی خبر بڑی ہی الم انگیز اور افسوسناک ہے۔ حکومتِ مغربی پاکستان نے اس بے ضرر، معصوم علمی کتابچہ کی اشاعت پر قدغن عائد کر کے جہاں ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے وہاں اس کا یہ اقدام قرآن کریم کے واضح ارشاد لا اکراہ فی الدین کے منافی اور مداخلت فی الدین کے مترادف ہے۔ ہم جملہ اطفال الاحمدیہ چک 184/7.R ضلع بہاولنگر اس نارواحکم پر پُرزور احتجاج کرتے ہیں کہ اس حکم پر نظر ثانی کر کے بلا تاخیر اسے واپس لے لے۔

(نذیر احمد خادم ناظم اطفال الاحمدیہ چک 184/7.R ضلع بہاولنگر۔ ڈاک خانہ کھجی والا)

جولائی کا تشحیذ

پیارے بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جولائی کا تشحیذ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ جب تک سارا رسالہ ختم نہ کر ڈالا دل کو اطمینان نہ آیا۔ اس دفعہ کا سرورق دل کو بہت بھایا۔ کہانیاں "ٹیڈی پیسہ" "تو بلیٹھی ڈھول بجا" بہت پسند آئیں بھائی جان! آپ نے تشحیذ میں "برخوردار" جاری کر کے بہت اچھا کیا ہے۔ یہ آئندہ بھی جاری رہنا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے تشحیذ کو مزید ترقی دے۔ آمین۔

(ارشد حسین ہاشمی 16/2 کینال کالونی لائل پور)

ایک تجویز اور ایک تصحیح

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بچوں کا رسالہ تشحیذ خاکسار بھی دلچسپی سے پڑھتا ہے کیونکہ کئی باتیں بچوں کے علاوہ دوسرے بھی اس سے سیکھ سکتے ہیں مگر رسالہ میں "تشحیذی بچو!" کی اصطلاح مجھے پسند نہیں آئی۔ احمدی بچو!" کی اصطلاح آپ قائم کریں۔

تشحیذ جولائی ۶۴ء کی پشت پر ایک مسجد اور ایک مشن کے جو فوٹو شائع ہوئے ہیں ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام الٹ لکھ دئے گئے ہیں۔ مشن کی جگہ مسجد لکھ دیا گیا ہے اور مسجد کی جگہ مشن۔ تصحیح ہونی چاہیئے۔

(میجر سیّد محمود احمد شاہ۔ ۹۹م پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵)

مُبارکباد

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مَیں اپنے پسندیدہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا کافی عرصہ سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہے کہ ہمارا پیارا رسالہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ مگر مَیں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پیارے رسالہ کے صفحات میں اضافہ کریں۔

(محمد افضل تسنیم جہلمی دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

دلچسپ رسالہ

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں کافی عرصہ سے تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ اس میں شائع ہونیوالے دینی اور معلوماتی مضامین اپنے اندر بے حد دلچسپ انداز رکھتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے پڑھنے والا کافی محظوظ ہوتا ہے۔ اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارا چاند سا رسالہ ہر ماہ ایک نئی آب و تاب سے جلوہ افروز ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ اس میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ اس کامیابی پر میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیے۔

(ناصرہ منیرہ ۳/۹ ڈی۔ ایسٹ پارک وا کینٹ)

مقبولیت

مکرمی ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جولائی کا تشحیذ ملا بہت زیادہ پسند آیا۔ تمام ماہ دن گنتا رہتا ہوں تب جا کر کہیں میرا پیارا اور پسندیدہ رسالہ ہاتھ آتا ہے۔ روزانہ نماز میں دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! ہمارے پیارے تشحیذ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرما۔ میرے غیر احمدی دوست بھی رسالہ کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں۔ میں ہر ماہ انہیں پڑھنے کے لئے رسالہ دیتا ہوں تاکہ وہ بھی مستفید ہو سکیں۔ (نصیر احمد چوہدری)

رحم کا صلہ — (بقیہ صفحہ ۲۷)

وہ غلام اپنے آقا کی وفات کے بعد اپنے صوبے کا بادشاہ بن گیا اور پھر اس نے ارد گرد کے ملکوں کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ جانتے ہو وہ بادشاہ کون تھا؟ وہ سلطان سبکتگین تھا۔ مالی چاچا نے کہانی ختم کی اور کہا "کہ تم کو بھی چاہیئے کہ خدا کو خوش کرنے کے لئے تم اس بے زبان گلہری کو چھوڑ دو"۔ ہم مالی چاچا کی کہانی میں اتنے کھوئے ہوئے تھے کہ گلہری کو بھول ہی چکے تھے فوراً دوڑتے ہوئے گئے اور گلہری کو جلدی جلدی پھندے سے آزاد کیا اور جب گلہری درخت پر چڑھ گئی تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ (ربیع احمد بشارت کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفل التشحیذ ـــــ سوال و جواب

معین الدین عباسی۔ کراچی

س۔ اگر میں آپ کی خدمت میں اپنی ایک فوٹو ارسال کروں تو کیا آپ پیارے تشحیذ الاذہان میں شائع کر دیں گے؟

ج۔ ہاں اگر آپ فوٹو کا بلاک بنوا کر بھجوا دیں یا اس کا خرچ ارسال کریں تو ضرور شائع کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

محمود الرحمٰن محمود۔ سیالکوٹ

س۔ کیا آپ سیالکوٹ آسکتے ہیں؟ اور کب؟ جلدی آئیے!

ج۔ کیوں خیر تو ہے؟

طارق سلیم احمد۔ کراچی ۱۹

س۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسان کو کس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے؟

ج۔ محض اپنی عبادت کے لئے۔

س۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

ج۔ یہ تو پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ہی بتا سکتے ہیں۔

محمد انور احمد شاد۔ لائل پور

س۔ اخبار بدر کے سب سے پہلے ایڈیٹر کون تھے؟

ج۔ مکرم بابو محمد افضل صاحب مرحوم آف مشرقی افریقہ۔

س۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

ج۔ دینِ اسلام کو زندہ کرنا اور شریعتِ اسلامی کو قائم کرنا۔

منیر احمد بھٹی۔ ربوہ

س۔ دنیا میں جماعتِ احمدیہ کی شاخیں کن کن ملکوں میں پھیلی ہوئی ہیں؟

ج۔ یوں تو دنیا کے قریباً ہر ملک میں احمدی موجود ہیں لیکن مندرجہ ذیل ممالک میں جماعتِ احمدیہ کے باقاعدہ مشن قائم ہیں:۔

پاکستان۔ بھارت۔ انگلستان۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ ہالینڈ۔ جرمنی۔ سیکنڈے نیویا۔ شمالی امریکہ۔ برٹش گی آنا۔ نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ گیمبیا۔ آئیوری کوسٹ۔ ٹوگولینڈ۔ کینیا۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا۔ ماریشس۔ جنوبی افریقہ۔ اسرائیل۔ لبنان۔ شام۔ عدن۔ ملائیشیا۔ برما۔ سیلون۔ انڈونیشیا۔ بورنیو اور فیجی۔

س۔ دعوۃ الامیر اور کشتی نوح کس غرض سے لکھی گئیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج ۔ دعوۃ الامیر شاہِ افغانستان کو پیغامِ حق پہنچانے اور اس کو اس کی اور رعایا کے عقائد سے مطلع کرنے کے لئے لکھی گئی اور کشتی نوح عذاب طاعون کے زمانہ میں سلامتی کی منادی کی غرض سے لکھی گئی۔

س ۔ قادیان کا پہلا نام کیا تھا؟

ج ۔ اسلام پور

عبدالحمید شاہد۔ کراچی

س ۔ حضرت امام حسن رضؓ اور حضرت امام حسین رضؓ کے دادا کون تھے؟

ج ۔ سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب۔

س ۔ حضرت ڈاکٹر عشمت اللہ خاں صاحب کن کے فرزند ہیں؟

ج ۔ آپ مکرم رحیم بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند ہیں۔

ناصر احمد طاہر۔ چک ۱۸۵ ج ب (ضلع بہاول نگر)

س ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ الحال اللہ بقاءہٗ کی عمر اس وقت کتنی ہے؟

ج ۔ تقریباً ۷۵ ½ سال۔

س ۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں کیا فرق ہے؟

ج ۔ دونوں ایک ہی ادارہ کے نام ہیں۔ پہلے مدرسہ احمدیہ نام ہوتا تھا اب جامعہ احمدیہ۔

حافظ عباس علی عاصم۔ ربوہ

س ۔ دنیا کا سب سے گہرا سمندر اور لمبا دریا کونسا ہے؟

ج ۔ گہرا سمندر بحرالکاہل اور لمبا دریا دریائے نیل (مصر)۔

س ۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ "ان کا باوا آدم ہی نرالا ہے"؟

ج ۔ یعنی ان کے طور طریق بالکل ہی انوکھے ہیں۔

محمد اسلم کلو دھارو وال چک ۳۳ (ضلع شیخوپورہ)

س ۔ میں آٹھویں جماعت میں امتیازی طور پر کامیاب ہوا ہوں۔ آپ یہ بتائیں کیا کھائیں گے؟ یا کیا کھلائیں گے؟

ج ۔ سوال کچھ پیچیدہ سا بن گیا ہے۔ آخری حصہ نہ ہوتا تو کچھ بات بھی بنتی۔

ابتہاج اے عابد۔ ربوہ

س ۔ عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائی اذن سے دس صحابہؓ کو اس دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔ وہ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں۔

سید رفیق احمد۔ راولپنڈی

س ۔ تشحیذ کا پہلا شمارہ کب شائع ہوا تھا؟

ج ۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو۔

احمدی والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کیلئے تشحیذ جاری کرائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام :- رفیع احمد بشارت
تعلیم :- میٹرک
مشاغل :- مطالعہ تشحیذ اور قلمی دوستی۔
پتہ :- ۷۰ E 12/2 پاپوسنگر۔ ناظم آباد۔ کراچی

نام :- مقصود احمد مسعود
عمر :- چودہ برس
تعلیم :- فرسٹ ایر
مشاغل :- قلمی دوستی۔ مضمون نویسی اور کرکٹ کھیلنا۔
پتہ :- ووڈ میڈیکل سروس۔ بلاک نمبر ۱۲۔ سرگودھا

نام :- چوہدری شوکت امین
تعلیم :- نہم
مشاغل :- ٹکٹیں جمع کرنا۔ بزرگانِ سلسلہ کی فوٹو جمع کرنا اور قلمی دوستی۔
پتہ :- کراچی بک ڈپو۔ ۴۸ اردو بازار۔ موہن روڈ کراچی ۱

نام :- سید رفیق احمد
تعلیم :- ہشتم
مشاغل :- مطالعہ کتب و رسائل
پتہ :- ویسٹرج روڈ ۲۱۲۔ راولپنڈی

نام :- طاہر سلیم احمد
تعلیم :- ششم
مشاغل :- تصاویر جمع کرنا
پتہ :- ۲۴۹/۲ کراچی بک ڈپو۔ جوہر آباد۔ کراچی ۱۹

نام :- منیر احمد بھٹی
تعلیم :- نہم
مشاغل :- ٹکٹیں جمع کرنا اور کرکٹ کھیلنا
پتہ :- معرفت محمد حسین صاحب بھٹی
مکان نمبر ۱/۲۳ - دار الرحمت شرقی
ربوہ ضلع جھنگ

نام :- حبیب الرحمٰن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم :- نہم
مشاغل :- ادائیگی نماز - مطالعہ تشحیذ اور ٹکٹیں جمع کرنا۔
پتہ :- بیت الفضل - سانگھڑ - سندھ

نام :- محمد انور شاد
عمر :- گیارہ برس
تعلیم :- ششم
مشاغل :- ٹکٹیں جمع کرنا۔ خطوط کے جواب دینا اور مطالعہ رسائل۔
پتہ :- بمقام و ڈاک خانہ ۴۷ جی - بی براستہ گوجرہ ضلع لائل پور۔

دینی معلومات

س - تعلیم الاسلام ہائی سکول کا افتتاح کس سن میں ہوا؟
ج - ۱۸۹۸ء میں۔
س - لنڈن میں مسجد فضل کی بنیاد کب رکھی گئی؟
ج - ۱۹۲۴ء میں۔
س - منارۃ المسیح کی بنیاد کب رکھی گئی اور کب مکمل ہوئی؟
ج - بنیاد ۱۹۰۳ء میں اور تکمیل ۱۹۱۶ء میں ہوئی۔
س - بہشتی مقبرہ کی بنیاد کب رکھی گئی؟
ج - ۱۹۰۵ء میں۔
س - مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام کب ہوا؟
ج - ۱۹۳۸ء میں۔ (این۔ اے عابد۔ ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ جملہ قائدین و زعماء مجالس اور اسی طرح ناظمین اطفال اور مربیان ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کی خدمت میں ایک ضروری درخواست

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام شائع ہونیوالا رسالہ تشحیذ الاذہان خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بسرعت ترقی کر رہا ہے۔ جہاں محترم مدیر صاحب اسے بہتر بنانیکی ان تھک کوشش کرتے ہیں (فجزاہم اللہ احسن الجزاء) وہاں احمدی بچے بھی اس رسالہ میں انتہائی دلچسپی لے رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک احمدی بچے نے ہمیں خط لکھا کہ وہ اس رسالہ کی خریداری کو جاری رکھنا چاہتا ہے مگر اسکے والد صاحب رسالہ کو بند کرانا چاہتے ہیں یہ چیز غالباً تنگی کی وجہ سے ہوگی ورنہ کوئی والد اپنے بچے کی تربیت سے بے اعتنائی نہیں برتتا۔ بہرحال اس سے بچوں کی رسالہ میں دلچسپی کا نمایاں اظہار ہوتا ہے۔

بچوں کی اس رسالہ میں دلچسپی اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ بار بار یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ تشحیذ کے صفحات کی تعداد ۴۰ کی بجائے ۴۸ کر دی جائے۔

بچوں کے اس ذوق و شوق کے پیش نظر مجلس عاملہ مرکزیہ نے دو ماہ قبل یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر تین سو کی تعداد میں تشحیذ کی خریداری بڑھ جائے تو صفحات کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔

بعض بچوں نے اس معاملہ میں کوشش کی ہے اور اب تک قریباً ساٹھ مزید خریدار بن چکے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار قارئین تشحیذ سے پُرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ اگر ہر بچہ کم از کم ایک نیا خریدار بنانے کا عہد کرے تو انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر تین سو سے کہیں زیادہ خریدار بن جائیں گے۔

مجھے امید ہے کہ آپ بچوں کی کوشش کے نتیجہ میں ماہِ ستمبر کا تشحیذ ۴۸ صفحات کا ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

خاکسار عبد الشکور اسلم مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کے نتائج

۲۲ مئی ۱۹۶۴ء کو اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال کے امتحانات منعقد ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے امتحانوں کی نسبت اطفال اور انکے والدین و دیگر عہدیداران اور مربیانِ سلسلہ نے زیادہ دلچسپی لی جزاہم اللہ۔ ایضاً ۱۰ ستمبر کو بدر اطفال سمیت چاروں امتحان ہوں گے۔ سب مجالس تیاری کروائیں۔

کل مجالس خدام الاحمدیہ ۵۸۰ میں سے ۹۳ مجالس کے ۱۲۳۰۶ اطفال امتحانات میں شامل ہوئے جبکہ گزشتہ بار ۷۴ مجالس کے ۱۱۵۶ اطفال شامل ہوئے تھے۔

۲۔ اس بار ۳۹ مجالس نے پہلی بار امتحانات کا انتظام کیا اور ۳۳ مجالس جو پہلے امتحانات میں شامل ہوتی رہی ہیں اس دفعہ خاموش رہیں۔

۳۔ ان امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم آنیوالوں کا اعلان الفضل میں کر دیا جائے گا اور سالانہ اجتماع (۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر) کے موقع پر انہیں انعامات دئے جائیں گے۔

۴۔ جو مجالس امتحانات میں شامل ہوئیں ان کا ضلع وار جائزہ درج ذیل ہے۔ نوٹ:۔ جن کے آخر پر بند نشان ہے وہ مجالس پہلی بار امتحانات میں شامل ہوئی ہیں۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام مجلس	ضلع	ستارہ اطفال		ہلال اطفال		قمر اطفال	
			شامل	پاس	شامل	پاس	شامل	پاس
۱	پشاور	پشاور	۲۵	۱۹	۲	۲	۴	۳
۲	نوشہرہ	〃	۱	۱	-	-	-	-
۳	کوہاٹ بند	کوہاٹ	۱۲	۴	-	-	-	-
۴	مردان	مردان	-	-	-	-	۱۷	۱۱
۵	ایبٹ آباد	ہزارہ	۵	۴	۲	✗	۳	۳
۶	واہ کینٹ	راولپنڈی	۱۱	۴	-	-	۱۱	۵
۷	گوجر خاں	〃	۳	۱	۲	۱	-	-
۸	محمود آباد	جہلم	۸	۸	۳	۲	-	-
۹	پنڈ دادنخان	〃						
۱۰	جہلم	〃	۷	۳	۱۵	۴		
۱۱	چکوال ※	〃	۲	۲	-	-	-	-
۱۲	دوالمیال ※	〃	۸	۶	-	-	-	-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳	سرگودہا	سرگودہا	۱۴	۱۳	۹	۶	۱۴	۹
۱۴	بھیرہ	"	۱۱	۲	۶	۳	۴	-
۱۵	چک ۹۹ شمالی ※		۱۲	۸	-	-	-	-
۱۶	ہجکہ ※		۴	۱	-	-	-	-
۱۷	جھنگ صدر	جھنگ	۲	۱	۲	۲	۲۳	۱۳
۱۸	چنیوٹ	"	۵	۲	۶	۲	-	-
۱۹	جڑانوالہ	لائل پور	-	-	۴	۳	-	-
۲۰	چک ۸۴ سرشیمر روڈ	"	-	-	-	-	۵	۳
۲۱	لنڈیانوالہ ※	"	۵	-	-	-	-	-
۲۲	چک ۹۶ گ ب	"	۲	۲	-	-	-	-
۲۳	چک ۶۲ گ ب شرقی	"	۵	۵	-	-	۱	۱
۲۴	گوجرہ	"	۱۱	۱۰	-	-	-	-
۲۵	چک ۵۷ ※	"	۱	۱	-	-	-	-
۲۶	لائل پور	"	۵۲	۴۶	۲۲	۱۵	۲۹	۲۶
۲۷	سمندری	"	۴	۴	-	-	-	-
۲۸	رتن چک ۸۹	"	-	-	۶	-	-	-
۲۹	چک ۴۵ ※	"	۱	۱	-	-	-	-
۳۰	چک جھمرہ ※	"	۱۰	۷	-	-	-	-
۳۱	چک ۹۶ ح ب ※	"	۷	۵	-	-	-	-
۳۲	چک ۶۱ ※	"	۱	۱	-	-	-	-
۳۳	چک ۱۲۱ گوکھووال	"	۱۰	۵	-	-	-	-
۳۴	چک ۵۶۵ گ ب ※	"	۶	۳	-	-	-	-
۳۵	لاہور	لاہور	۸۸	۵۳	۱۹	۱۵	۳۵	۲۶
۳۶	شاہدرہ	"	۴	۴	۳	۱	-	-
۳۷	گنج مغل پورہ	"	-	-	-	-	۱۷	۱۷
۳۸	کھریپٹڑ ※	"	۵	۵	-	-	-	-
۳۹	قصور ※	"	۸	۷	-	-	-	-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۰	سانگلہ ہل	شیخوپورہ	۳	۳	-	-	-	-	-
۴۱	ننکانہ	"	۵	۵	۲	۲	۷	۷	۶
۴۲	شیخوپورہ	"	۲	۲	۵	۲	۱۳	۱۳	۱۳
۴۳	کوٹ رحمت خاں بنجر	"	۶	۵	-	-	-	-	-
۴۴	عہدی پور بنجر	سیالکوٹ	۱	۱	-	-	-	-	-
۴۵	ڈسکہ کوٹ	"	۹	۲	۵	۵	-	-	-
۴۶	بدوملہی	"	۲۹	۱۹	۲۷	۷	۲۸	۲۸	۴
۴۷	پنونڈہ	"	۴	۴	۳	۲	۸	۸	۷
۴۸	سمبڑیال	"	۸	-	۱۳	۳	-	-	-
۴۹	سیالکوٹ	"	۵۷	۵۷	۳۶	۳۴	۶۹	۶۹	۶۷
۵۰	ظفروال بنجر	"	۳	۳	-	-	-	-	-
۵۱	پاٹھانوالہ بنجر	"	۳	۳	-	-	-	-	-
۵۲	گھنوکے جنجہ بنجر	"	۱۴	۶	-	-	-	-	-
۵۳	پھندر کے منگولے بنجر	"	۱۲	۹	-	-	-	-	-
۵۴	ڈھرانوالہ بنجر	"	۶	۴	-	-	-	-	-
۵۵	کلاسوالہ بنجر	"	۳	۳	-	-	-	-	-
۵۶	وزیرآباد	گوجرانوالہ	۴	۳	۵	۵	-	-	-
۵۷	حافظ آباد	"	۱۱	۱۱	-	-	-	-	-
۵۸	نوگرٹی	"	۱۶	۱۰	۵	۵	۴	۴	۲
۵۹	گوجرانوالہ	"	۱۷	۱۵	۱۰	۷	-	-	-
۶۰	گرمولہ ورکاں	"	۳	۳	۱	x	۵	۵	۱
۶۱	تلونڈی کھجوروالی بنجر	"	۹	۵	-	-	-	-	-
۶۲	مدرسہ چیٹھہ بنجر	"	۸	۷	-	-	-	-	-
۶۳	محمدآباد	ننکانہ صاحب	-	-	-	-	۱۶	۱۶	۱۰
۶۴	چک نمبر ۲۷ الف بنجر	"	۴	۴	-	-	-	-	-
۶۵	کوٹ احمدیاں بنجر	"	۱۲	۱۰	-	-	-	-	-
۶۶	ڈگری بنجر	"	۶	۴	-	-	-	-	-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۷	کنری	نصرپاد کر	۱۶	۱۲	۱۱	۸	۱۰	۱۰
۶۸	علی پور	مظفر گڑھ	۵	۲	-	-	۵	۴
۶۹	بہاولپور	بہاولپور	۸	۸	-	-	۴	۴
۷۰	چک ۸۴ ؁	؍؍	۳	۳	-	-	-	-
۷۱	مسن باڈہ	لاڑکانہ	۶	۵	-	-	-	-
۷۲	چک ۱۸۴ ؁ ۷-آر بنجر	بہاولنگر	۴	۴	-	-	-	-
۷۳	ملتان شہر	ملتان	۶	۶	۲	۲	۲	۲
۷۴	بوریوالہ بنجر	؍؍	۴	۴	-	-	-	-
۷۵	قمر آباد	نواب شاہ	۵	۵	-	-	۲	۲
۷۶	گوٹھ شاہدین	؍؍	۲	۲	-	-	-	-
۷۷	چک ۱۰۶ بنجر	رحیم یار خاں	۳	۳	-	-	-	-
۷۸	موضع جھول بنجر	؍؍	۶	۶	-	-	-	-
۷۹	سکھر بنجر	سکھر	۹	۶	-	-	-	-
۸۰	شکارپور بنجر	؍؍	۳	۳	-	-	-	-
۸۱	اوکاڑہ بنجر	منٹگمری	۲۹	۲۳	-	-	-	-
۸۲	منٹگمری بنجر	؍؍	۵	۵	-	-	-	-
۸۳	گجرات	گجرات	۳	۳	۱	۱	۱۶	۱۶
۸۴	چک سکندر	؍؍	۱۰	۹	۶	۳	-	-
۸۵	رجوعہ بنجر	؍؍	۳	۳	-	-	-	-
۸۶	چک ۲۶ ؁ بنجر	؍؍	۲	۲	-	-	-	-
۸۷	کھاریاں	؍؍	۱۳	۱۱	-	-	-	-
۸۸	سعداللہ پور	؍؍	۶	۶	-	-	-	-
۸۹	ڈھو بنجر	؍؍	۵	۲	-	-	-	-
۹۰	منڈی بہاء الدین بنجر	؍؍	۶	۵	-	-	-	-
۹۱	کراچی		۱۰۱	۸۹	۶۷	۴۷	۳۵	۱۸
۹۲	کروندی	خیرپور	-	-	-	-	۳	۳
۹۳	ربوہ		۳۵۰	۲۶۷	۱۷۸	۱۰۶	۲۲۰	۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

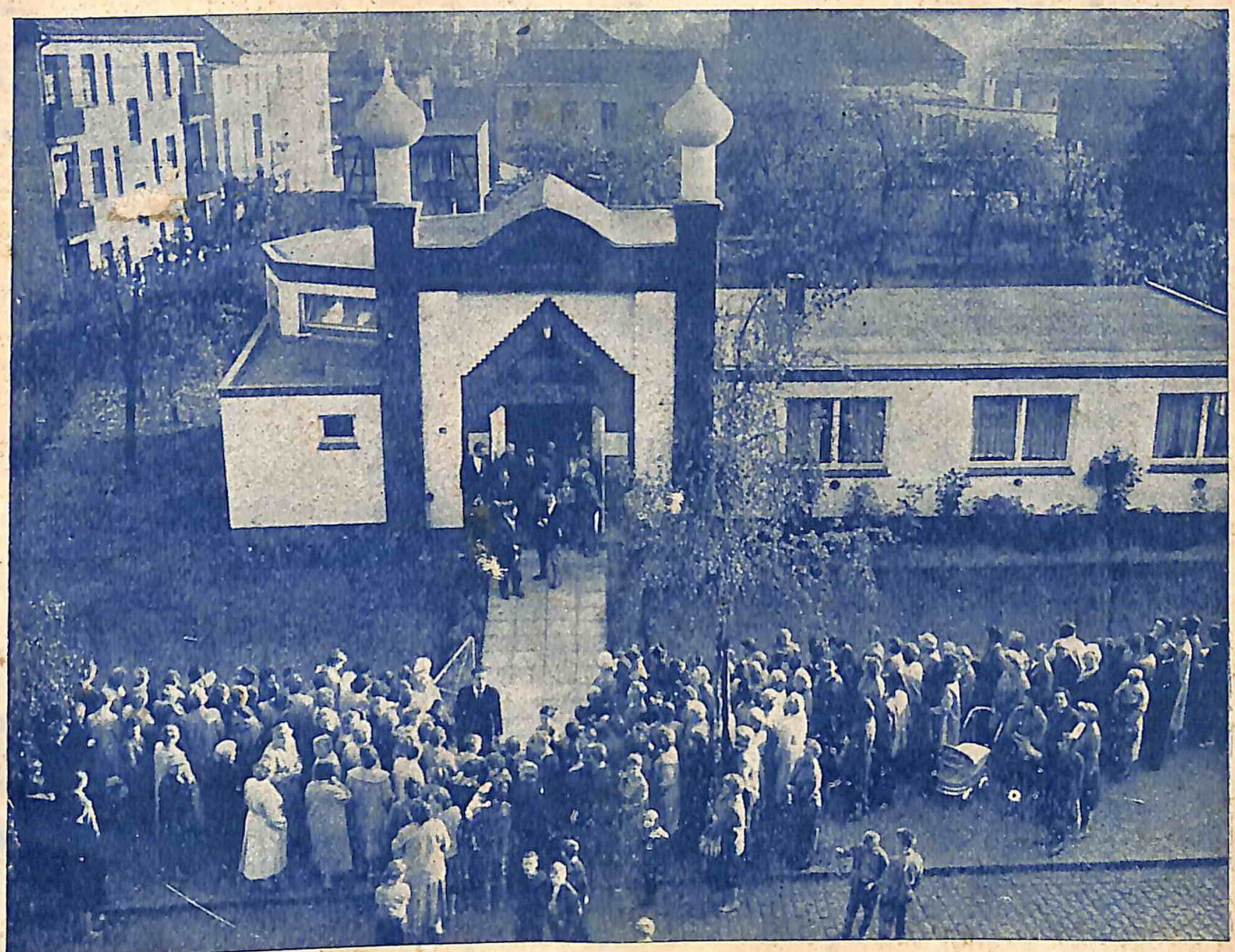

مسجد فضل عمر ھمبرگ (مغربی جرمنی)

مسجد فضل عمر میں ایک نکاح کی تقریب پر جرمن مرد اور عورتیں دولہا اور دلہن کے انتظار میں۔ مسجد کے گیٹ میں چوھدری عبداللطیف صاحب امام مسجد و مرزا لطف الرحمن صاحب نائب امام کے ھمراہ دوسرے احمدی جرمن احباب۔

صدر ٹائپنگ نصرت پریس ربوہ میں چھپا